www.novelsclubb.com
قرمز
عین الحیات
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

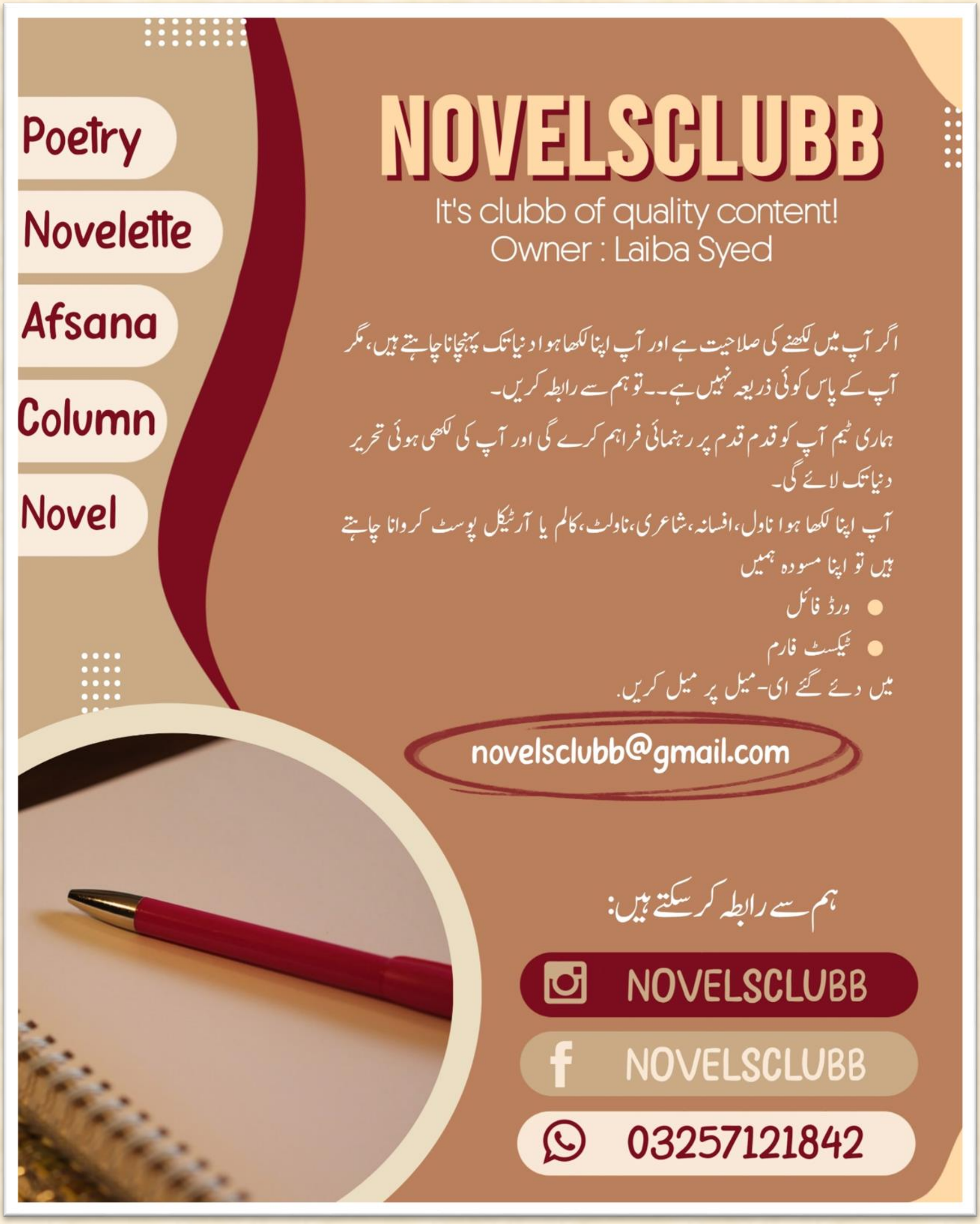
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

قرمز

از قلم

عین الحیات

Clubb of Quality Content!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرمزِ

از قلم عین الحیات

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

لینہ کی روانگی کے بعد، ایک ہفتے سے لے کر ایک ماہ تک کے حالات:

(پہلا ہفتہ)

طویل عرصے بعد،

شاہی محل کی راہداریوں میں گونجتی بھاری قدموں کی دھمک،

اور ایک طاقت کا منبع جس کی آمد نے اس محل کو نئے سرے سے آباد کر دیا تھا۔

سیاہ قیمتی قبا پر سرمئی تاج سر پر سجائے،

ایک کے بعد دوسری راہداری سے چند سپاہیوں اور ضیغم کی معیت میں گزرتا،

خادماؤں اور پہرے داروں کو تعظیم کی خاطر رکنے پر مجبور کرتا وہ شخص، جس کی سلطنت محل میں واپسی کی اطلاع چار سو پھیل گئی تھی۔

اور اسی کے ساتھ ایک اور خبر نے بھی رعایا تک رسائی بنالی تھی کہ اب کی بار وہ واپسی کے ساتھ ہی دشمنوں کو للکارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ایک کھلبلی سی تھی جو سلطنتِ آلتھس میں مچ گئی تھی۔

رعایا کی زبان پر ایک ہی سوال تھا کہ کیا وہ واقعی انتقام کی راہ پر نکلنے والا ہے؟

مگر اس سوال کا جواب صرف اور صرف لیتھ عوف کے پاس تھا، جو اس سمے محل کی مرکزی منزل پر دو راہداریوں کے جڑنے والے راستے سے گزر رہا تھا۔

اور قریب تھا کہ وہ اس راہ سے روانی میں گزر جاتا کہ۔۔۔

"میرا پورا خاندان ان جنگوں کی نذر ہو گیا، اور آپ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ آلتھس ایک بار پھر جنگی حالات کا سامنا کرنے والا ہے۔"

کہیں نزدیک سے یہ آواز مختصر سا فاصلہ طے کر کے اس تک پہنچی تھی۔اس کے قدم جامد ہوئے، ضیغم بھی اس کے رکنے پر جھٹکے سے رکا تھا، جبکہ باقی تمام سپاہی خود کو بہرا ظاہر کر کے نظریں جھکا گئے تھے۔

"خدارا، کوئی شہنشاہ سے کہے کہ رک جائیں! آدھی سے زائد عوام یہی چاہتی ہے۔ مگر کوئی ان کے سامنے یہ بات کہنے کی جرأت نہیں کر رہا۔"

آواز معصومہ (لینہ کو ناپسند کرنے والی خادمہ) کی تھی۔اور مخاطب ثروت خاتون، جو سرائے کے معاملات سے فراغت کے بعد واپس لوٹ آئی تھیں۔

"آہستہ بولو معصومہ، یہ شہنشاہ کے دربار جانے کا وقت ہے۔وہ یہیں سے گزرتے ہیں۔"

ثروت خاتون کا متنبہ کرنے والا جملہ ان تک پہنچا۔اور لیتھ کی آنکھوں کی رنگت تبدیل ہوئی۔

"سن لینے دیں انہیں۔" جواباً معصومہ کا لہجہ درشت تھا۔اسی پل ضیغم نے لب کاٹتے ہوئے لیتھ کے نیم رخ کو دیکھا۔"کبھی وہ آشائن کی شہزادی کو آلتھس لے آتے ہیں، یہاں تک کہ عوام میں خوف پھیل جاتا ہے کہ وہ اسے اپنے حرم میں لے لیں گے۔" لیتھ کی پیشانی پر بل

پڑے۔" تو کبھی وہ اسی آشائن کے خلاف جنگ کا ارادہ کر لیتے ہیں۔ آشائن سے نفرت ہمیں بھی ہے، مگر یہ سلطنت اب اور جنگیں نہیں جھیل سکتی ثروت خاتون۔"

وہ غم و غصے سے نڈھال بولے جا رہی تھی۔ اور اب کے لیتیح میں مزید کچھ سننے کی سکت باقی نہ رہی تھی۔

وہ جھٹکے سے پیچھے گھوما۔ ضیغم خوف زدہ سا حرکت میں آیا۔

"دربار ملتوی کر دو، میں کچھ وقت اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔"

مگر دوسری جانب، وہ ایک عادت کے برخلاف جملہ ادا کرتا پلٹ گیا تھا۔

پیچھے کھڑا ضیغم تب تک اسے دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا۔

پھر اس نے تاسف سے رخ پھیر کر اس جانب دیکھا جہاں سے وہ آوازیں پرواز کر کے آئی تھیں۔ اب کے وہ سر جھٹکتا سپاہیوں کو رخصت ہونے کا عندیہ دیتا، خود بھی اپنے معمول کے کاموں کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

جبکہ وہاں سے غائب ہوا الیتح عوف اس سمے ایک ایسے مقام پر جا پہنچا تھا، جہاں اس کے مطابق اس کے دل کو اطمینان مل سکتا تھا۔

اور وہ جگہ تھی محل سے کچھ فاصلے پر موجود وہ رہائش گاہ، جہاں کبھی اُس نے لینہ یارا کو ٹھہرایا تھا۔

(ہمارے لوگ معصوم نہیں ہیں تو اپنی عوام کا ہی سوچ لیں، جو دس سال بعد سکون کے لمحات کو واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ کیا ایسے لوگوں کو ایک بار پھر جنگ کی طرف دھکیلنا درست ہوگا؟)

اب کے ایک جملے کی گونج کے درمیان وہ اس رہائش گاہ میں بنے گول تالاب کے پاس کھڑا، تالاب میں تیرتے ہنسوں کو دیکھتا، اندر ابلتے آتش فشاں کو شانت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر جہاں وہ آتش فشاں شانت ہوا، وہیں اس مقام نے کچھ نئے زخم ہرے کر دیئے۔

دل نے شدت سے کسی کو دیکھنے کی خواہش کی تھی۔

آج کل، وہ بات بے بات یاد آنے لگی تھی۔

کیوں کہ،

اس کی غیر موجودگی نے سحرِ محبت کو ایسی قوت بخشی تھی کہ وہ سحرِ آتشین کی تمام گرہوں کو کھولتا ایک آخری گرہ پر جا کر اٹک گیا تھا۔

اور وہ وقت دور نہ تھا جب یہ آخری گرہ بھی کھل کو سحرِ آتشین کو شکستِ فاش دینے والی تھی۔

(اسی پل، جہاں لیتھ عوف کے اندرونی جذبات نے ہلچل مچا رکھی تھی، وہیں اس سے کئی میلوں کے فاصلے پر واقع وادی میں لینہ یارا جادوئی مشق کی خاطر اپنے استادِ محترم کی سربراہی میں آبشار کے اطراف بکھرے بڑے بڑے پتھروں میں سے ایک پر مراقبے کے انداز میں بیٹھی، اس ماحول کی تازگی کو اندر اتارتی، اپنا ذہن مشق میں لگانے کی خاطر سر توڑ کوششیں کر رہی تھی۔

مگر ناکامی تھی کہ کامیابی میں بدلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ وہ آواز، جس نے اسے پہلی مشق میں روشنائی بخشی تھی۔ وہ اس سے شدت سے یاد آتی اس کا دھیان بھٹکا رہی تھی۔ اور اب کے وہ اکتانے لگی تھی۔

”ہم سے نہیں ہو رہا۔“

اس نے جھٹکے سے بند آنکھیں کھولیں اور نزدیک کھڑے اس شخص کو دیکھا، جو اس کی بیزاریت بھانپ کر مسکرا دیا تھا۔

”دوبارہ کوشش کیجئے!“

اس نے نرمی سے کہا۔ اور لینہ اس کے جملے میں مخفی تسلی کو محسوس کرتی ایک گہری سانس بھر کر دوبارہ کوشش کرنے لگی۔

کیوں کہ، فی الحال اس کے پاس کوشش ہی واحد امید تھی۔)

Clubb of Quality Content!

اور جہاں اس سمے لیتھ عوف اور لینہ یارا اپنے اپنے حالات سے لڑ رہے تھے۔ وہیں ایلِف اور عاز اُس سیاہ طاقت کی کھوج میں مختلف جگہوں کے دورے کر رہے تھے۔

ہاں، یہ اور بات تھی کہ ان کے ہاتھ اب تک کوئی سراغ نہ لگا تھا۔

کیوں کہ ،انہیں نہیں معلوم تھا مگر اس سیاہ طاقت کا حکمران ان سے پہلے حرکت میں آکر اپنا تمام کیچڑ صاف کر چکا تھا۔

لیکن اس سب کے دوران ایک کام اور تھا، جو لینہ ان کے ذمے لگا گئی تھی۔

اور اسی کام کو انجام دینے کی غرض سے عازسنان اس وقت کسی خاموش اور غیر آباد مقام پر اپنے باپ سے ملاقات کی خاطر موجود تھا۔

"شاہی محل سے میرا اب کوئی واسطہ نہیں، مگر اس معاملے کی اطلاع آپ تک پہنچانا میرا فرض تھا۔اس لیے۔۔۔اپنے فوجی دستے تیار رکھیے اور سرحدوں کی حفاظت کو یقینی بنائیے، وہ کبھی بھی حملہ کر سکتا ہے۔"

نام بتانے کی ضرورت نہ تھی۔ ضلام سلک جانتے تھے عاز کس کا ذکر کر رہا ہے۔

انہوں نے ایک نگاہ اُس پر، اور دوسری اس کے ساتھ موجود لینہ یارا کی دوست پر ڈالی۔ پھر لبوں کو حرکت میں لائے۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس جنگ میں تم سپہ سالار کا فریضہ نبھانا چاہو گے یا نہیں؟"

اس سوال میں تلخی نہ تھی۔ یہ ایک عام سا سوال تھا۔البتہ اس سوال میں کوئی امید ضرور تھی۔

مقابل کھڑے عاز نے بغور ان کا انداز دیکھا۔

وہ اُس دن کے مقابلے میں آج کچھ مختلف لگ رہے تھے۔

"میں اس جنگ میں موجود ہوں گا، آشائن کے لیے اتنا کافی ہے۔ سپہ سالار کے لیے کسی اور کو ڈھونڈ لیجیے۔"

اب کے اس نے دوٹوک انداز میں واضح جواب دیا تھا۔اور ضرام اپنے ضدی فرزند کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔

"اپنا خیال رکھنا!"

ایک تھکن بھری سانس بھرتے انہوں نے کچھ نرمی، کچھ پشیمانی سے کہا،اور پلٹ گئے۔

پیچھے عاز حیرت سے ان کی پشت کا تعاقب کرتا رہ گیا تھا۔

آخر صرف ایک ماہ میں اس کے والد کا انداز اس قدر تبدیل کیسے ہو گیا تھا؟

وہ بس سوچ ہی سکا۔

(دوسرا ہفتہ)

کہانی کے صفحات کو اب مزید آگے بڑھا کر اُس وقت میں لے کر جائیں گے، جب لیتح عوف فوجی مشقیں ملاحظہ کرنے کی خاطر لشکر گاہ آیا تھا۔ اور تمام اہم کام انجام دینے کے بعد اس سے خیمہ شاہی میں بچھے اپنے تخت پر بیٹھا سپہ سالار سے محوِ کلام تھا۔

”جیسا کہ آپ نے دیکھا، جنگ کی تیاریاں مکمل ہیں۔ شہنشاہ! بس آپ کے ایک اشارے کی دیر ہے۔ ہم آشائن کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔“

سپہ سالار کے لہجے میں خوش آمدنہ تھی، وہ واقعی اس جنگ کی خاطر ایسا ہی عزم رکھتا تھا۔

لیتح نے ایک خاموش نگاہ اُس پر ڈالی، اسی سمے ایک جملہ اس کی سماعت پر ہتھوڑا بن کر برسا۔

(آشائن سے نفرت ہمیں بھی ہے، مگر یہ سلطنت اب اور جنگیں نہیں جھیل سکتی ثروت خاتون۔)

اس نے سر جھٹکنا چاہا، مگر کامیابی نہ مل سکی۔

کچھ اتنا ہی بوجھ تھا ذہن پر اس وقت۔

اور پھر۔۔۔

جلد ہی اس مقام سے رخصت ہو کر وہ سکون کی خاطر، پچھلے کئی روز کی طرح دوبارہ اپنے مخصوص تالاب کے پاس جا پہنچا تھا۔ کچھ تھا جو اندر ہی اندر پھانس بن کر چبھ رہا تھا۔

کیوں کہ،

ہر گزرتے دن سحرِ محبت اُس آخری مگر سب سے مضبوط گرہ کو کھولنے کی کوشش میں اس کے دل کی وادی میں کہرام سا برپا کرتا جا رہا تھا۔

اور اس کہرام کے اثرات اس کی روزمرہ زندگی میں واضح دکھائی دینے لگے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

)اب اگر آلتھس کی لشکر گاہ سے نکل کر پہاڑی سلسلے تارکین کے دامن میں واقع وادی کی طرف آئیں تو وہاں لینہ یارا اپنی مشق کے دوسرے مرحلے میں داخل ہونے میں کامیاب ہوئی تھی۔اب ذہن بھٹکتا کم اور مشق پر توجہ زیادہ دیتا تھا۔

البتہ ایک عزیز شخص کی فکر روز بہ روز بڑھتی جا رہی تھی۔

مگر فرض کا پلڑا ہنوز بھاری تھا۔

ایسے ہی ایک دن۔۔۔

صندل کی لکڑی سے تعمیر کیے گئے،اس وادی کے ایک مخصوص دو منزلہ مکان کے برآمدے تک جاتے زینوں میں سے ایک پر بیٹھی وہ کسی گہری سوچ کا شکار تھی۔

فضا میں کسی غیر مرئی نقطے کو کھوجتی اس کی نظریں تھکی ہوئی دکھائی دیتی تھیں۔

اور ایسے ہی تھکن کے آثار اس کے چہرے پر بھی نمایاں تھے۔

"کیا سوچ رہی ہیں آپ؟"

جملہ فُرات زمان (اس کے استاد) کی جانب سے آیا تھا، جو برآمدے سے گزرتے ہوئے اسے وہاں بیٹھا دیکھ کر اس کے پاس چلے آئے تھے۔

لینہ ان کی اچانک آمد پر کچھ سنبھلی، پھر بے وجہ مسکرائی۔

"کچھ خاص نہیں، بس ایسے ہی۔"

وہ اس کے برابر میں فاصلے پر آبیٹھے تھے، اور اب لینہ گردن موڑے انہیں دیکھ رہی تھی۔

کم وقت میں ہی ایک عقیدت و احترام کا رشتہ تھا، جو ان کے مابین پروان چڑھ گیا تھا۔ اور لینہ کو ان کی موجودگی ہمیشہ ڈھارس مہیا کرتی تھی۔

وہ توجہ، جو اس نے کبھی اپنے باپ سے چاہی تھی اب اپنے استاد سے پا کر وہ خود کو پرسکون محسوس کرنے لگی تھی۔

"آپ آج دُرید سے ملنے جانے والے تھے، مگر گئے نہیں؟"

اب کے انہیں جانچتی نظروں سے خود کو تکتا پا کر لینہ نے ان کی توجہ بٹانی چاہی تھی۔ اور اسے موضوعِ گفتگو بدلتا دیکھ فُرات نے بھی اسے مزید کرید نا ضروری نہ سمجھا تھا۔

”میں بس نکلنے لگا تھا۔ آپ کو یہاں بیٹھا دیکھا تو یہاں چلا آیا۔“

وہ قدرے مسکرائے، لینہ نے بھی سر کو سمجھنے کے انداز میں ہلکا سا خم دیا۔

”ایک بات بتائیں استادِ محترم۔۔۔“ اب کے اپنی کلفت دور کرنے کی خاطر اس نے گفتگو کو مزید طول دیا تھا۔ ”آپ ہماری والدہ سے واقفیت رکھتے ہیں۔ ہمیں اپنے اور ان کے بارے میں کچھ بتائیے۔ ایسا کیا ہوا تھا جو آپ کو آشائن چھوڑ کر آلتھس میں آباد ہونا پڑا؟“

وہ جو اپنی یہاں آمد سے لے کر اب تک ان سے یہ سوال پوچھنا چاہتی تھی۔ آج بلآخر موقع پا کر پوچھ بیٹھی تھی۔ مگر اس کے سوالات نے برابر بیٹھے شخص کے چہرے کی رونق کو بڑی تیزی سے ماند کیا تھا۔

Clubb of Quality Content!

وہ کافی دیر تک کچھ کہہ نہ پائے۔

”کیا ہم نے کچھ غلط۔۔۔؟“

”نہیں ایسا نہیں ہے۔“ ابھی لینہ ان کی خاموشی پر احساسِ جرم کا شکار ہوتی کہ انہوں نے اس کے اندازے کی تردید کی۔ ”بس کچھ لوگوں کا ذکر ہر بار نئے سرے سے چبھتا ہے۔“

وہ اداس ہنسی ہنسے۔اور لینہ ان کی اداسی پر خود بھی اداس ہو گئی۔

"ہم۔۔۔"

"بے فکر رہیں، میں آپ کو آپ کی والدہ کے بارے میں ضرور بتاؤں گا۔ مگر۔۔۔"

وہ دوبارہ اپنے سوال پر معذرت کا ارادہ کرتی کہ فُرات نے جھٹ اس کی بات کاٹی اور چہرے پر بشاشت لاتے ہوئے گویا ہوئے۔البتہ آخر تک جا کر ان کا انداز ایک بار پھر تبدیل ہوا تھا۔

اور لینہ، جو ان کے جملے کی ابتداء پر سر جھٹک کر سیدھی ہو بیٹھی تھی دوبارہ تشویش کا شکار ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مگر۔۔۔؟"

سوالیہ ابرو اچکائے۔

"بعض اوقات بے خبری ہی انسان کے لیے بہتر ہوتی ہے۔ کیا آپ پُر یقین ہیں کہ آپ وہ واقعہ جاننا چاہتی ہیں؟"

وہ تذبذب کا شکار تھے۔انداز ایسا تھا جیسے اُس ماضی کو لینہ کے سامنے دہرانا انہیں منظور نہ تھا۔

"آپ چاہتے ہیں کہ ہم اُن باتوں سے انجان رہیں؟"

لینہ نے ان کے انداز کو سمجھتے ہوئے سُرعت سے کہا۔اور وہ گہری سانس بھر کر رہ گئے۔

"میں واقعی ایسا چاہتا ہوں۔کیوں کہ میں آپ کی نگاہ میں آپ کے قریبی لوگوں کی عزت گھٹانا نہیں چاہتا۔"

ان کا جملہ صاف تھا۔اور کسی حد تک بُردبار بھی۔

لینہ کے چہرے پر سایہ سا گزرا۔

"قریبی لوگوں" سے ان کی مراد وہ بہ خوبی سمجھی تھی۔

"استادِ محترم۔۔۔"اس نے گردن معمولی سی جھکا کر اٹھائی،پھر ان کے ملول تاثرات بغور دیکھے۔"صرف اس خوف سے کہ وہ سچ ہمیں تکلیف دے سکتا ہے ہم اسے سننے سے باز نہیں رہنا چاہتے۔آپ کہیے،ہماری قوتِ برداشت حال میں کچھ وسعت پا گئی ہے۔"

اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تھا۔اور فُرات زمان اس کے بے تاثر چہرے کو بہت دیر تک یوں ہی دیکھتے رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب۔۔۔

"استادِ محترم!"

لینہ کی آواز نے انہیں ایک طویل سوچ سے باہر نکالا۔

"کچھ چیزیں انسان کو وقت رہتے معلوم ہو جانی چاہیئے۔ وہ اسے بڑے خسارے سے بچا لیتی ہیں۔"

اس کے الفاظ میں دلاسا سا تھا۔ جیسے انہیں بتانا چاہتی ہو کہ وہ اپنے اُس "قریبی" انسان کے نئے روپ کو جان کر متاثر نہیں ہوگی۔

اور اس کے اس دلاسے پر بلآخر فرات زمان نے کئی سوچیں ذہن سے جھٹک کر اپنے لب کھولے تھے۔

"قصہ زیادہ طویل نہیں ہے۔" انہوں نے آغاز کر دیا تھا۔ "وہ شہر کے حاکم کی دختر تھی اور میں ناظم کا فرزند، ہمارے والد آپس میں دوست تھے۔" اب کے لینہ پوری طرح ان کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔ "اور اسی باعث ہماری بھی ایک دوسرے سے واقفیت تھی۔ جب واقفیت پسندیدگی تک پہنچی، تو میں نے اپنے والد اور والدہ کو رشتے کی خاطر حاکم کے گھر بھیجا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر انہی دنوں اُسے شاہی محل کی جانب سے ملکہ کے چناؤ کی خاطر ہونے والے مقابلے میں شرکت کا فرمان موصول ہوا۔" لینہ کی آنکھوں میں پہلی بار سایہ سالہرایا۔ "اس کے والد نے یہ کہہ کر رشتہ وقتی طور پر ٹال دیا کہ اگر وہ مقابلے میں ہار جاتی ہے تو وہ اس کا نکاح مجھ سے کر دیں گے۔ لیکن۔۔۔"

وہ یک دم ہی بات کے درمیان میں ٹھہر گئے۔ اور لینہ ان کے یوں رکنے پر کچھ بے چین ہوئی۔

"کیا وہ۔۔۔ جیت گئی تھیں؟"

اس کی آواز گھٹی گھٹی سی باہر نکلی تھی۔ اور اس سوال پر فُرات کے لبوں کو ایک تلخ مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

"وہ۔۔۔" انہوں نے نفی میں گردن ہلائی۔ "وہ ہار گئی تھی۔"

انہوں نے کہا۔ لینہ نے سنا۔ اور اس کی آنکھوں میں یک دم ہی ڈھیروں الجھن آسمائی۔

"کیا۔۔۔ مطلب؟"

وہ مکمل ان کی جانب گھوم گئی۔اسی پل انہوں نے گردن موڑ کر زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔

"ملیحہ مقابلہ ہار گئی تھی شہزادی،اس نے مجھے اپنی ہار پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ایک رقعہ بھیجا تھا۔میں بھی خوش تھا۔مگر۔۔۔"ان کی آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری۔لینہ کا سانس تک اٹک گیا۔"مگر رعایا میں جو نتیجہ عام کیا گیا اس کے مطابق ملیحہ مقابلے کی فاتح تھی۔"

وہ رخ ایک بار پھر پھیر کر اب گردن جھکا گئے تھے۔

اور لینہ میں مزید کوئی سوال پوچھنے کی سکت باقی نہ رہی تھی۔اسے اس ایک لمحے میں بہ خوبی اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ یہ تمام باتیں اسے بتانے میں تردد کا شکار کیوں تھے۔مگر اس کے باوجود اس نے اپنے لبوں کو کھولا ضرور تھا۔

"یعنی۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے ایک لفظ ادا کر کے کھلے لب دوبارہ بند کر دیئے، پھر سختی سے نچلے لب کو کاٹتے، اپنے استادِ محترم کی جھکی گردن کو دیکھا۔

"یعنی سلطان کی نظر اُس پر ٹھہر گئی تھی۔" فُرات نے اسے اضطراب میں گھراپا کر جھٹکے سے گردن اٹھائی۔ "اس آدمی نے ملیحہ کی عدم رضامندی کو جانتے ہوئے بھی اسے اپنے حرم میں لینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اور پھر اپنے اس ارادے کو عملی جامہ بھی پہنایا تھا۔"

ان کے جبڑے بھینچ گئے تھے۔ لہجے میں چٹانوں کی سی سختی در آئی تھی۔

"اُس دن کے بعد وہ کبھی اُس قید سے فرار حاصل نہیں کر سکی۔ اسے اپنے باپ کی عزت عزیز تھی، اور مجھے اُس کی۔" لینہ کی آنکھوں میں نمی سی اتر آئی۔ "میں پیچھے ہٹ گیا، اور آلتھس میں رہائش پذیر اپنے دوست دُرید کے پاس چلا آیا۔ کیوں کہ۔۔۔ اُس دن کے بعد آشائن میں میرے لیے کچھ باقی بچا ہی نہ تھا۔"

تمام بات اس کے گوش گزار کر کے اب وہ خاموش ہوئے تھے۔

لینہ کی زبان بھی تالو سا جا چپکی تھی۔

دونوں ہی کے پاس الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو گیا تھا۔

اور پھر۔۔۔اس گفتگو کے بعد وہ لوگ مزید بات کرتے بھی تو کیا؟)

کہانی کے بقیہ دو کرداروں کی طرف جائیں تو اس سب کے دوران عاز اور ایلِف نے ایک لمبا عرصہ بھٹکنے کے بعد اَطلسِ خُفا (جمانہ کا خفیہ ادارہ) سے مدد لینے کا ارادہ کیا تھا۔اور اسی باعث آلتھس کے ایک مصروف مطعم میں آج، وہ دونوں ایک میز پر جمانہ خاتون کے روبہ رو موجود تھے۔

"کیا کر سکتی ہوں میں آپ کے لیے؟"

ایلِف کو مکمل نظر انداز کیے جمانہ، عاز سے مخاطب تھی۔

"زیادہ کچھ نہیں، بس اُس سیاہ طاقت کی کھوج میں ہماری مدد کریں۔"

مگر جواب عاز کے بجائے ایلِف کی جانب سے آیا تھا۔اسے گراں تو بہت گزرا مگر ظاہر نہ ہونے دیا۔

عاز کو زندگی سے نکالنے کا ارادہ جو پکا کر لیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”ویسے کیا لیتھ عوف نے آپ سے ایسے کسی کام کی خاطر رابطہ کیا ہے؟“

اب کی بار سوال پیشانی پر بل لیے بیٹھے عاز کا تھا۔

جمانہ خاتون نے ذرا کی ذرا نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

”معذرت، مگر ہمارے ادارے کے تمام گاہکوں کے راز ہمارے پاس امانت ہوتے ہیں۔اس لیے اس سوال کا جواب میں آپ کو نہیں دے سکتی۔“

جُمانہ نے برملا جواب دیا۔اور اس کے جملے میں موجود کسی مخصوص لفظ پر عاز کے لب اتنی مدھم مسکان میں ڈھلے کہ اسے اندازہ لگانا مشکل ہوا کہ وہ واقعی مسکرایا بھی تھا یا نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”آپ نے کہا گاہک، یعنی اس نے رابطہ کیا ہے۔“

عاز نے سمجھ کر سر ہلایا۔

اور جُمانہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

وہ لوگوں کے جملوں میں ہمیشہ ہی اپنے مطلب کی بات ڈھونڈ لیا کرتا تھا۔

(تیسرا ہفتہ)

آلتھس کا دارالخلافہ،

اور وہاں کا ایک مصروف بازار،

جہاں اس سمے لیتیح عوف، ضیغم کے ساتھ، سادہ لباس میں ملبوس، عوام کے حالات کا جائزہ لینے کی خاطر پھر رہا تھا۔

"آطلسِ خُفا (جمانہ کا خفیہ ادارہ) اُس سیاہ طاقت کی تلاش میں ہنوز نامراد ہے شہنشاہ۔"

ضیغم ساتھ چلتا ہوا اس سے کچھ کہہ رہا تھا، مگر اس کی ساری توجہ ہر اٹھتے قدم پر جنگی حالات کے متعلق عوام کی جانب سے ہونے والے خوف زدہ تبصروں پر تھی۔

جنہوں نے اسے نئے سرے سے کشمکش میں ڈال دیا تھا۔

لوگ اپنی زندگیوں میں بلآخر خوش دکھائی دے رہے تھے۔

مگر جنگ کی خبر کے باعث پھیلا انتشار بھی نظر انداز کرنے لائق نہ تھا۔

نالز کلب
Clubb of Quality Content

اور آخر کار اس سفر کے اختتام پر وہ ایک بار پھر اسی مقام کی طرف پلٹا تھا، جہاں بسی یادیں اس کی تلپٹ زندگی کو چند لمحات کے لیے ڈگر پر لے آتی تھیں۔

ایک گول تالاب اور اس تالاب میں تیرتا ہنسوں کا جوڑا۔

جنہیں دیکھتی آنکھیں دن بہ دن بوجھل ہوتی جارہی تھیں۔

(ہمارے لوگ معصوم نہیں ہیں تو اپنی عوام کا ہی سوچ لیں جو دس سال بعد سکون کے لمحات کو واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ کیا ایسے لوگوں کو ایک بار پھر جنگ کی طرف دھکیلنا درست ہوگا؟)

ناولز کلب
Club of Quality Content

اس مقام پر گردش کرتی یہ آواز اس کے دماغ سے دیمک کی طرح چپک گئی تھی۔

اور کسی صورت باہر نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"تم نے لیتیح عوف کو خوار کر دیا ہے، لینہ یارا!"

اور اس آواز کو سنتا وہ۔۔۔ آج پہلی بار یہاں بسی یادوں میں دکھائی دیتے چہرے سے مخاطب ہوا تھا۔

لہجے میں زمانے بھر کی تھکن تھی۔

اور دل کے اندر چھڑی جنگ اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی تھی۔

(ایک بار پھر چلے آتے ہیں سلسلہ تارکین کے دامن میں واقع وادی میں، جہاں وہ اپنی مشق کے تیسرے مرحلے تک جا پہنچی تھی۔

مگر دل کے اندر آنے والے حالات کی فکر ہر گزرتے روز بڑھتی جا رہی تھی۔

اور اس شخص سے جنگ کے میدان میں ملاقات کا خوف بھی، جس کی تکلیف اسے خود بھی تکلیف دیتی تھی۔)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور اس سب بکھیڑے میں،

عاز اور ایلِف کے حالات اب بھی تبدیل نہ ہوئے تھے۔ کیوں کہ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ اَطلسِ خغا بھی کسی کام میں ناکام ٹھہرا تھا۔

یعنی۔۔۔

سیاہی کے حکمران اور سلطان حزام نے اس بار اپنی شناخت چھپانے کے لیے گاڑھا کام کیا تھا۔

(چوتھا ہفتہ)

آلتھس کا شاہی محل،

اور اسی محل کے دربار کا ایک منظر، جہاں کچھ وزرا اور مشیر سلطنتی امور پر تبادلہ خیال کرنے کے بعد اب واپسی کا ارادہ باندھ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر پلٹتے سمے ان میں سے کسی ایک کے ذہن میں کوئی خیال داخل ہوا تھا۔اور اس خیال کو اس نے زبان سے آزاد بھی کیا تھا۔

"شہنشاہ، ملکہ کے چناؤ کا وقت آگیا ہے۔آپ مقابلے کا انعقاد کب کرنا چاہیں گے؟"

سوال نہ تھا ایک وبال تھا، جو لیتیج کے سر پر آن گرا تھا۔

دربار کی درمیانی روش کے اختتام پر بنے چبوترے پر کھڑے ضیغم نے جھٹکے سے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا، باقی تمام کی نظریں بھی اسی پر ٹکی تھیں، جسے زندگی میں پہلی بار اپنا شہنشاہ ہونا گراں گزرا تھا۔

وہ بے تاثر نظروں سے ان تمام کو دیکھے گیا۔ زبان ہلنے سے انکاری تھی جبکہ دھڑکن کی رفتار یکایک تیز ہوئی تھی۔ اور نگاہوں کے سامنے ایک مانوس سا چہرہ رقص کرتا اس کے حواس سلب کر رہا تھا۔

کوئی اور معاملہ ہوتا تو لیتیح عوف بنا کسی خطر کے اس موضوع پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کر دیتا۔ پر یہاں بات آلتھس کی روایات کی تھی۔ جنہیں وہ "لیتیح عوف" ہو کر بھی نہیں توڑ سکتا تھا۔

"آپ کی غیر موجودگی (یہاں اُس شخص نے لفظ "قید" لگانے سے گریز کیا تھا) کے باعث یہ معاملہ کافی طوالت کا شکار ہو گیا ہے۔ اب ہمیں لگتا ہے کہ۔۔۔"

"شہنشاہ، جلد اس معاملے میں کوئی فیصلہ سنائیں گے۔" ضیغم نے اس کی مشکل آسان کرنے کی خاطر تیزی سے پہل کی۔ "فی الحال شہنشاہ کی ساری توجہ آشائن کے خلاف جنگ کی جانب ہے۔"

اس نے کہا، باقی تمام افراد نے اس بات کی تائید کی خاطر لییتح کی جانب دیکھا، جو پوری طرح غائب دماغی کا شکار تھا۔ مگر اس کے باوجود اسی ذہنی کیفیت میں اس نے گردن کو ہلکا سا خم دیا۔

اور وہ تمام ہی افراد مطمئن ہو کر وہاں سے جانے کے لیے پلٹ گئے۔

پیچھے، لییتح خود کو کسی کٹہرے سے نکلا محسوس کر کے جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

اپنی اڑنے کی صلاحیت کا استعمال کر کے پہلے چبوترے پر آن ٹھہرا، پھر چبوترے سے اتر کر، ضیغم کو نظر انداز کرتا، متوازن چال چلتا، دربار سے باہر کا رخ کرنے کی خاطر آگے بڑھا۔

تب۔۔۔

"شہنشاہ۔۔۔" ضیغم کی نحیف سی آواز نے اس کے قدم جامد کیے۔ "یہ بات صرف درباریوں کی نہیں، رعایا کی زبان پر بھی جاری ہو چکی ہے۔ آلتھس کے مستقبل کا سوال ہے۔ ہم اس معاملے کو مزید ٹال نہیں سکتے۔"

وہ کچھ جتا رہا تھا۔ کچھ سمجھا رہا تھا۔

دوسری جانب، لییتح چند پل یوں ہی ٹھہرا رہنے کے بعد بنا کچھ کہے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔

جیسے فی الحال اس موضوع پر بحث کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

پیچھے چھوٹ گیا ضیغم اس کی پشت ہی تکتا رہ گیا۔ جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہوا۔

اور پھر،

یوں ہی تو نہیں۔۔۔

بادشاہی، فقیری سے زیادہ کٹھن ہے۔

اب اگر اس پل کو یہیں روک کر لییتح عوف کے پیچھے جائیں تو دربار سے باہر نکلنے کے ساتھ ہی وہ اپنی کشمکش دور کرنے کی خاطر اس منظر سے غائب ہو کر ایک دوسرے منظر کا حصہ جا بنا تھا۔

اس منظر کا جو پچھلے ایک ماہ سے اس کے لیے وقتی فرار تھا۔

اور اسی منظر میں واقع تالاب کے پاس وارد ہوا وہ اب خالی خالی نظروں سے اُن دو ہنسوں کو دیکھ رہا تھا، جو ہر گزرتے دن کے ساتھ اپنی مالکن کی یاد میں اداس ہوتے جا رہے تھے۔

Clubb of Quality Content!

مرجھائے ہوئے سے، بالکل ویسے جیسا اس وقت وہ خود تھا۔

قابلِ ترحم، بے آسرا!

(مگر اس رحم کی حالت اور بے سروسامانی سے یکسر انجان۔)

اسے نہیں معلوم تھا کہ ہر بوجھل گفتگو کے بعد اس کا یہاں آنے کا دل کیوں چاہتا تھا۔ بس وہ آجایا کرتا تھا اور اُن ہنسوں کو جی بھر کر تکتا رہتا تھا۔

جیسے ان میں کسی اور کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہو۔

(مسحورِ خواب میں ہمیں ایک ہنسوں کا جوڑا دکھائی دیا تھا۔ ایک شفاف پانی کے تالاب میں اپنی لازوال محبت کی داستان رقم کرتا ہوا۔)

وہ کئی دنوں سے یہاں آرہا تھا۔ مگر آج بلآخر اس کے ذہن کے دریچے کو معمولی سا کھلا پا کر اس کی اور لینہ کی کہانی کے آغاز سے آیا ایک جملہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہوا تھا۔

اس نے بے اختیار سر جھٹکنا چاہا، مگر۔۔۔

(محبت۔۔۔ یہ کس بلا کا نام ہے؟)

اگلے ہی لمحے کم فہمی، بے حسی اور تفاخر کے دور میں اکثر کہا جانے والا اس کا اپنا فقرہ کسی اژدہے کی مانند نمودار ہو کر اسے زہریلے ڈنک مارنے لگا۔

اور پہلی بار،

پندرہ برسوں میں پہلی بار لیتھ عوف نے لفظ ”محبت“ پر غور کیا۔

”محبت۔۔۔“ وہ خود کلامی کے انداز میں بولا۔ ”کس۔۔۔ بلا کا نام ہے یہ؟“

وہ جیسے اپنے آپ سے مخاطب تھا۔

مگر اندر تک پھیلے سناٹے میں اس کا یہ سوال گونج کر واپس پلٹ آیا تھا۔

Clubb of Quality Content

ذہن ابھی اس سوال کا جواب دینے پر آمادہ نہ تھا۔

کیوں کہ ذہن پر اس سمے کسی کی یاد کا غلبہ قائم تھا۔

ایسی یاد، جس سے پیچھے چھڑانے کی چاہ لیتھ عوف کو ہر گزرتے دن کے ساتھ جذباتی طور پر کمزور کرتی جا رہی تھی۔

وہ یاد آ رہی تھی۔ شدت سے آ رہی تھی۔

کیوں؟

اس سوال کا جواب اس کے پاس نہ تھا۔

"وہ جو میرے دشمن نہ کر سکے وہ تم نے کر دیا۔" تالاب میں اس کا عکس دیکھتا وہ خود کو اس سے ہم کلام تصور کر رہا تھا۔ "تم نے لیتھ عوف کو بربادی کے دہانے پر کھڑا کر دیا ہے لینہ یارا۔ تمہیں اس کا حساب دینا ہو گا۔"

سمجھنا مشکل تھا کہ اس کے لہجے میں سختی زیادہ تھی یا تھکان زیادہ۔

پھر وہ وہاں ٹھہرا نہیں، پلٹ گیا۔ پچھلے ایک ماہ سے دل و دماغ پر جس کی فکر طاری تھی۔ آج اسی عورت کے لیے اس کے اندر غصہ پروان چڑھنے لگا تھا۔

"حساب دینا ہو گا تمہیں۔"

پلٹتے سمے اس نے دوبارہ یہ جملہ ادا کیا تھا۔

اور اسی کے ساتھ وہ رخ مکمل موڑ چکا تھا۔

پر یہی، بس یہی وہ لمحہ تھا، جب زمین نے اس کے قدموں کو جکڑ لیا۔

آگے بڑھنے کی صلاحیت جیسے مفلوج ہوئی تھی۔اور نظریں سامنے دکھائی دیتے منظر پر جم سی گئی تھیں جہاں وہ بشاشت کا مجموعہ بنی اس کے سامنے ایستادہ تھی۔

"ہم سے حساب لینا چاہتے ہیں آپ؟"

چاندی کے ہالے میں مقید، وہ پوچھ رہی تھی اپنے ازلی نرم لہجے میں، اور لیتھ عوف کی دھڑکن میں تلاطم سا برپا ہوا تھا۔

"تم؟"

بے یقینی سی بے یقینی تھی کہ وہ حواس باختہ ہوا۔

"جی، ہم۔۔۔" دوسری جانب وہ بھرپور انداز سے مسکرائی۔"کس چیز کا حساب لینا چاہتے ہیں آپ ہم سے؟"

اب وہ قدم قدم چلتی اس کے نزدیک آرہی تھی۔اور اس کی تیز مہک اطراف کے ماحول کو زندگی کا احساس بخشتی جارہی تھی۔

وہ سانس روکے اسے دیکھے گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پل بھر کو اس پر آیا غصہ جھاگ بن کر اڑا تھا۔

مگر صرف پل بھر کو، کیوں کہ اس کی مسکراتی صورت نے لیتیح عوف کو جلد ہی وہ گھاؤ یاد دلائے تھے، جو اس کے الفاظ پچھلے ایک ماہ سے اسے دے رہے تھے۔

''تم نے مجھے اپنے جذبات کا غلام بنا دیا ہے لینہ یارا۔'' خود کو کسی سحر میں گرفتار ہونے سے بچاتا وہ ناگواری سے گویا ہوا۔ ''تم نے لیتیح عوف کی فطرت بدلنی چاہی ہے، مگر میں حیوان ہوں، میری فطرت تبدیل۔۔۔''

''آپ انسان ہیں۔'' وہ ایک دم سے بے حد نزدیک ٹھہرتی پُر تاثیر لہجے میں بولی، اور لیتیح عوف کے سخت الفاظ اس کی زبان پر ہی قید ہو گئے۔ ''ہم نے آپ کو آزاد کیا ہے۔ آپ کو آپ کے جذبات کا غلام نہیں بنایا۔'' وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔ اور لیتیح عوف اپنی جگہ منجمد ہو گیا تھا۔ ''اپنے اندر جھانکیں لیتیح (جب وہ یوں نام لیتی تھی تو خون کی گردش تک رک جاتی تھی) اپنے احساسات کو پہچاننے کی کوشش کیجیے۔ آپ یہ کر سکتے ہیں، سحرِ آتشین کو ہرا سکتے ہیں آپ۔''

وہ اسے اعتماد دلا رہی تھی۔ اسے کسی مثبت چیز کے لیے ابھار رہی تھی۔

اور وہ بے سکونی کے آثار آنکھوں میں سمائے اس کے جملوں کو جذب کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"تم سے کس نے کہا کہ میں اس سحر کو ہرانا چاہتا ہوں؟" یک دم ہی اس کا لہجہ تلخ ہوا۔ "میں اپنے آپ میں مکمل تھا۔ میرے ارادے مضبوط تھے۔ میرا انتقام اٹل تھا۔" یہ سحرِ آتشین کا آخری موقع تھا اور آج وہ غلبہ پانے کی خاطر جی توڑ محنت کر رہا تھا۔ "مجھے تمہاری ضرورت نہیں تھی۔ تم کیوں آئی؟" وہ چلا اٹھا۔ "تمہیں نہیں آنا چاہیئے تھا۔" اس کا انداز جنونی ہوا تھا۔ "تمہیں نہیں آنا چاہیئے تھا لینہ یارا۔" بے ربط جملے اور ناہموار لہجہ۔ "کاش، تم نہ آتی۔"

اسے بے اختیار اپنے دل میں درد کی تیز لہر سی اٹھتی محسوس ہوئی۔

مگر یہ تکلیف پچھلی تکالیف سے مختلف تھی۔

"تمہیں نہیں آنا چاہیئے تھا۔ تمہیں مجھے اس قابل نہیں بنانا چاہیئے تھا کہ میں لوگوں کی خاطر اپنے انتقام کے معاملے میں ڈگمگاؤں۔ تمہیں نہیں آنا چاہیئے تھا۔"

وہ ہذیانی کیفیت میں مسلسل ایک ہی بات دہرا رہا تھا۔ اور مقابل کھڑی عورت تاسف سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

Clubb Of Quality Content

"ہم تو جا چکے ہیں لیتح، یہ آپ ہیں جس نے اب تک ہمیں چھوڑا نہیں ہے۔"

اس نے کہا۔ عجیب انداز میں۔اور لیتح عوف کے اطراف ساری دنیا رک گئی۔

وہ حقیقت نہ تھی، وہ سراب تھا۔

لیتح عوف کو اپنی ہستی پر شک ہوا۔

"لینہ!"

اور اب کے وہ اس وہم کو حقیقت میں بدلنے کی خاطر زیرِلب بڑبڑایا تھا۔ جبکہ آنکھیں صدمے کے عالم میں مکمل کھل گئی تھیں، کیوں کہ اس کی نظروں کے سامنے لینہ یارا پلٹنے لگی تھی۔

"لینہ یارا!"

سحر آتشین کی واحد گرہ نے اسے روکنا چاہا۔

مگر اسی پل، جذبات کی درمیانی راہ پر اٹکا دل آخری مرحلے میں داخل ہوا۔

اور اس کے دل میں اگا احساسات کا پودا ایک سرسبز شجر میں تبدیل ہو گیا۔

"لینہ!"

سحرِ آتشین نے اس ہرے بھرے پیڑ کو اچکنے کی اختتامی کوشش کی۔

مگر۔۔۔

اس پیڑ کی شاخیں اس قدر پھیلتی جا رہی تھیں کہ قلب کی وادی میں پنجے گاڑے بیٹھا دہکتی آگ کا اژدھا بھسم ہوا تھا۔

اور بلآخر۔۔۔

بلآخر، سحرِ آتشین کو شکستِ فاش ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لینہ یارا!"

سحرِ آتشین کی پسپائی کے ساتھ ہی سحرِ محبت دل کے تخت پر پوری شان سے آ کر براجمان ہوا تھا۔

اور اس جذبے سے مغلوب ہو کر لیتھ عوف نے اسے روکنے کی خاطر زور لگایا تھا۔

وہ اپنے ذہنی اختراع سے باہر نہیں نکلنا چاہتا تھا۔

وہ اسے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔

”رک جاؤ! تم رک جاؤ!“

وہ بے بسی کے عالم میں بلند آواز سے کہتا ہوا اس کے تعاقب میں دوڑا، مگر وہ رفتہ رفتہ نظروں سے دور ہوتی رہی، یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے مکمل غائب ہوتی چلی گئی۔

”لینہ!“

وہ بوکھلائے انداز میں اِدھر سے اُدھر پھرتا اسے پکار رہا تھا۔

وہ اس سراب کو واپس پانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”واپس آجاؤ لینہ، تم۔۔۔ تم کیوں چلی گئی؟“

وہ اپنے حواس میں نہ تھا۔ وہ ہر گز اپنے حواس میں نہ تھا۔

کیوں کہ، آج سحرِ آتشین کی شکست پر سحرِ محبت دھوم دھام سے جشن مناتا لیتح عوف پر اپنی حقیقت آشکار کرتا جا رہا تھا۔

اور اس کا یہ جشن لیتح عوف کی موت ثابت ہو رہا تھا۔

"لینہ۔۔۔لینہ یار!!"

ایک ماہ، پورے ایک ماہ کا غبار تھا، جو یوں باہر آیا تھا کہ اس کا خود پر سے اختیار اٹھ گیا تھا۔

"واپس۔۔۔آجاؤ۔"

سحرِ محبت اس کے غرور کو ملیامیٹ کر کے اسے جیسے گھٹنوں کے بل لے آیا تھا۔

اور سے کون کہہ سکتا تھا کہ یہ شہنشاہ لیتھ عوف ہے۔

"لینہ یار!!"

وہ اب بھی بدحواس تھا۔

وہ اب بھی بے بس تھا۔

کہ اسی پل۔۔۔

"شہنشاہ!"

یک دم ہی کسی نے جھٹکے سے اس کا بازو تھاما اور وہ اپنی جگہ پل بھر کو تھما، پھر سامنے ضیغم کو پا کر دوبارہ پکار اٹھا۔

"ضیغم، تمہاری شہزادی۔۔۔وہ۔۔۔وہ یہاں آئی تھی۔" ضیغم کی آنکھوں میں الجھن سی ابھری۔ یہ اس کے شہنشاہ کو کیا ہو گیا تھا؟"اس سے کہو واپس آجائے۔" وہ بے ربط جملے ادا کر رہا تھا۔"اس سے کہو واپس آجائے ضیغم۔"

وہ کہتے ساتھ یک دم ہی دہرا ہو کر پیچھے ہٹا تھا۔

یعنی۔۔۔

سحرِ محبت کا جشن عروج پر پہنچ گیا تھا۔

اور اس کے سینے میں درد کی تیز لہر سی اٹھتی جا رہی تھی۔

"شہنشاہ، کیا ہوا ہے؟ ابھی۔۔۔ ابھی تورات کا دوسرا پہر شروع نہیں ہوا۔"

وہ خوف زدہ ہوتا اسے بازو سے تھام کر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

مگر کوشش ندارد، لیتھ کرب سے مچلا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ سحرِ آتشین نہیں ہے۔" وہ اپنی دلی کیفیت کو محسوس کرتا لڑکھڑاتے لہجے میں بولا۔"یہ۔۔۔کچھ اور ہے۔" وہ گھٹنوں کے بل زمین سے آن لگا۔"وہ۔۔۔وہ واپس آجائے گی تو یہ درد ٹھیک ہو جائے گا۔ اسے ڈھونڈو، اس سے کہو واپس آجائے۔"

اسے نہیں معلوم تھا وہ کیا کہہ رہا ہے۔بس دل کی پکار تھی کہ اس تکلیف کا اثر صرف اس کی موجودگی زائل کر سکتی ہے۔

"سحرِ آتشین نہیں ہے۔۔۔تو۔۔۔تو پھر۔۔۔"

ضیغم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے، لیتح عوف درد سے تڑپ رہا تھا۔

مگر اس کے لبوں پر صرف ایک پکار تھی۔

"لینہ یارا!"

اور ضیغم اس سمے سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ لینہ کو کہاں سے واپس لائے۔

"شہنشاہ، شہنشاہ۔۔۔آپ کو۔۔۔آپ کو کیا ہوا ہے؟آپ کچھ تو کہیں۔"

ضیغم آنکھوں میں نمی لیے اس کے نزدیک پنجوں کے بل بیٹھتا اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔مگر لیتح کی تکلیف ہر گزرتے پل کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اسے۔۔۔لے لاؤ،لینہ۔۔۔لینہ یارا کو واپس لے آؤ ضیغم۔" ہرے بھرے پیڑ کی شاخوں نے جشن مناتے ہوئے اس کے پورے دل کو جکڑ لیا تھا۔اوراب وہ لڑ کھڑتا ہوا زمین پر ڈھے گیا تھا۔"اس سے کہو۔۔۔اس کا لیتیح ہار۔۔۔گیا ہے۔"

وہ رفتہ رفتہ غنودگی کے عالم میں جا رہا تھا۔ ضیغم کی نمی اب گالوں پر بہہ نکلی تھی۔

"اس۔۔۔اس کا لیتیح ہار۔۔۔گیا ہے!"

اس کی آنکھیں رفتہ رفتہ بند ہو رہی تھیں۔اور ضیغم کی آنکھیں اشک بار۔

"وہ۔۔۔وہ جیت گئی۔میں ہار گیا۔"

ان شاخوں نے اس کے دل کو مزید زور سے کسا۔اوراب کے اس کی آنکھیں مکمل بند ہوتی چلی گئیں۔وہ بائیں کروٹ پر تھا،اوراسی پل اس کی بائیں آنکھ سے ایک آنسو نکل کر بالوں میں جذب ہوا تھا۔جبکہ ضیغم بے حال سے اس کے نزدیک بیٹھتا چلا گیا تھا۔

اس میں اتنی سکت باقی نہ رہی تھی کہ وہ لیتیح کو اٹھا پاتا۔

یہ موقع،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ موقع اس کی زندگی کے غیر متوقع ترین لمحات میں سے ایک تھا۔

لیتح عوف کو ایسی حالت میں دیکھنا اس کے لیے اعصاب شکن تھا۔

"آپ ہار گئے ہیں شہنشاہ، مگر یہ آپ کی محبت کی جیت ہے۔"

نم آنکھوں میں عقیدت اور احترام کا جہاں لیے وہ اسے دیکھے گیا۔

چہرے پر فکر کے آثار تو تھے، مگر ایک پر سکون مسکان بھی پوری آب و تاب کے ساتھ اس کے چہرے پر چمک اٹھی تھی۔

کیوں کہ، آج بلآخر اس کا شہنشاہ اپنے پندرہ برس کے جادوئی آسیب سے رہائی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(اسی دن، اسی وقت اور اسی لمحے، میلوں کے فاصلے پر بیٹھی، اپنی مشق میں منہمک لینہ یارا کی بند آنکھیں شدید اضطراب کی حالت میں جھٹکے سے کھلی تھیں۔

اس کی پیشانی عرق آلود تھی، اور ہاتھوں میں لرزش۔

"کیا ہوا ہے لینہ؟"

سوال فُرات کی جانب سے تھا۔ جنہوں نے اس کی پریشانی کو بہ خوبی ملاحظہ کیا تھا۔

"وہ۔۔۔وہ ٹھیک نہیں ہیں استادِ محترم۔"

وہ بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ فُرات نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"کون ٹھیک نہیں ہے؟"

"لیتح عوف۔۔۔کسی مشکل میں ہیں۔" وہ ترنت بولی۔ "آپ۔۔۔آپ کے شاہی محل میں کئی لوگوں سے روابط ہیں۔ برائے مہربانی ان کی خیریت دریافت کروایئے۔ استادِ محترم ان کی خیریت دریافت کروایئے۔"

وہ حد سے زیادہ بے چین دکھائی دے رہی تھی۔ اور اب کے فُرات بھی اس کی پریشانی پر پریشان ہوئے تھے۔

"میں قاصد روانہ کرواتا ہوں، آپ بے فکر رہیے۔ ہمیں جلد ان کی طرف سے کوئی خبر مل جائے گی۔"

Clubb of Quality Content

انہوں نے اسے دلاسا دیا تھا۔ مگر اس کی بے قراری کسی صورت کم نہیں ہو رہی تھی۔

اسے ہونا بھی نہیں چاہیئے تھا۔)

(ماہ کے آخری دوروز

وہ کسی گہری نیند سے جاگا تھا۔

جو ایک رات نہیں، بلکہ پندرہ سال پر مشتمل تھی۔

اور اسی گہری نیند سے بیداری کے بعد وہ آہستہ سے اٹھتا، قدم قدم چل کر، سنگھار میز کے آئینے کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

اور اب کے وہ اجنبی نظروں سے اس آئینے میں ابھرتے اپنے عکس کو تکتا کچھ محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

انسان وہی تھا، مگر آنکھوں کے تاثرات تبدیل تھے۔

پندرہ برس لگے تھے، مگر اس کی بے حسی کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پندرہ برس لگے تھے، مگر اس کی حیوانیت پر زوال آگیا تھا۔

مگر ذہن اس وقت کسی بھی چیز کو خود میں سما نہیں پا رہا تھا۔

وہ چند لمحے یوں ہی خالی خالی نظروں سے سامنے دیکھتا رہا۔

پھر۔۔۔

اسے یک دم ہی لگا کہ وقت کئی سال پیچھے چلا گیا ہے۔

کم عمر لیتھ عوف ایک تکلیف دہ نیند سے جاگ کر آئینے کے سامنے کھڑا اپنا سرخ چہرہ دیکھ رہا ہے۔

اور اس کے ٹھیک برابر میں آنسوؤں سے تر چہرہ لیے کھڑی ثروت خاتون اس سے کچھ کہہ رہی ہیں۔

کیا؟

اس نے بغور خود کو اس منظر کے سپرد کر کے سننا چاہا۔

(ولی عہد۔۔۔شہنشاہ۔۔۔وہ۔۔۔وہ اب نہیں رہے۔)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ اس سے کہہ رہی تھیں کہ اس کا باپ مر گیا ہے۔

اور جواباً اُس نے کیا کہا تھا؟

اس نے مزید اُس منظر میں جھانکا۔

(اچھا ہوا وہ مر گئے۔ انہیں مر ہی جانا چاہیئے تھا۔)

اس کے دل کو کچو کا سا لگا۔

اس نے بے اختیار نیچے جھکتے سنگھار میز پر سختی سے ہتھیلیاں جمائی تھیں۔

مگر ماضی کی تلخیاں رکی نہیں تھیں۔ بلکہ اس کے ذہن کو پرواز کرواتی ایک نئے منظر میں لے گئی تھیں۔

منظر، جہاں اب وہ اپنے بھائی کا سر قلم کر رہا تھا۔

اور اس کے لبوں پر رواں الفاظ کچھ یوں تھے:

(الوداع قیس! یقین جانو، تمہاری موت میری زندگی پر معمولی سا بھی اثر نہیں ڈالے گی۔)

اُس دن، اس نے قیس سے کہا تھا کہ تمہاری موت میری زندگی پر اثر نہیں ڈالے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور آج اس وقت اس نے سنگھار میز پر جمی اپنی ہتھیلیوں کو سختی سے مٹھی صورت بند کیا تھا۔

یہاں تک کہ ہتھیلیاں سرخ پڑ گئی تھیں۔

اسے یاد تھا کہ اُس روز قیس نے جواباً اُس سے کیا کہا تھا۔

(کاش، تم میرے بھائی نہ ہوتے لیتیح عوف۔)

اور آج لیتیح عوف کا دل بھی اس سے یہی کہہ رہا تھا کہ کاش وہ بدنصیب آدمی تمہارا باپ اور وہ بدنصیب لڑکا تمہارا بھائی نہ ہوتا۔

اس کی بائیں آنکھ سے ضبط کے عالم میں نکلا ایک آنسو، چہرے پر پھسلتا ہوا، بوند کی ہئیت اختیار کر کے سنگھار میز پر گرا، اور وہ بہ مشکل خود کو سنبھالتا وہاں سے ہٹتا چلا گیا۔

پہلے احساسات کا نہ ہونا وبال تھا، اور اب احساسات کا ہونا عذاب بننے والا تھا۔

پھر۔۔۔

کافی دیر بیتی،

ہم نے کہانی کا ایک اور صفحہ پلٹایا،

اور اس صفحے پر رقم تحریر کے مطابق اپنے نئے روپ میں جاگا لیتھ عوف اب کے ایک قبرستان میں موجود تھا۔

قبرستان، آلتتھس کے سلاطین کے آخری تاریک آشیانوں پر مبنی مقام۔

ان سلاطین کی آرام گاہیں، جو اپنے وقت میں کثیر اثر ورسوخ رکھتے تھے۔ اور اب، جن کے اجسام منوں مٹی تلے خاک ہو چکے تھے۔

وہیں۔۔۔

وقت کی دھول کی نذر ہو گئی ایک قبر کے پاس بیٹھا، اس قبر کے کتبے پر لکھے نام کو زخمی نظروں سے تکتا۔ وہ دھیمے لہجے میں منوں مٹی تلے دفن اُس وجود سے مخاطب تھا، جس کی شاید ہڈیاں بھی گل چکی تھیں۔

"کافی شکوے تھے آپ سے۔" اس کی آواز بھاری تھی۔ اور اطراف کا ماحول کسی گہری اداسی کی لپیٹ میں تھا۔ "اب حواس بحال ہوئے ہیں تو پہلی بار اندازہ ہو رہا ہے کہ میری فطرت میں ایسا کیا تھا، جس کے باعث آپ کو اسے تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔"

اس کا لہجہ اس کے گھائل وجود کی عکاسی کر رہا تھا۔اس کا لہجہ اس کی حقیقی فطرت کو آشکار کر رہا تھا۔

"آپ کو آج ہر الزام سے بری کرتا ہوں۔"

وہ کہہ رہا تھا۔اور فضا اس کے ملال کو محسوس کر کے سوگ وار ہوتی جا رہی تھی۔

"اپنی نفرت کے باعث بیٹا ہونے کا فرض نہیں نبھا سکا بابا، ہو سکے تو معاف کر دیجئے گا۔"

اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر قبر کی مٹی پر جا کر گرا۔

پسِ منظر میں کسی درخت پر بیٹھے پرندوں نے بھی دل سوز آواز میں مرثیے پڑھنا شروع کیے۔

اور اس کے دل کی حالت مزید ابتر ہوئی۔

"پچھلے پندرہ برس میں احساس ہی نہ ہوا کہ کیا کھو دیا ہے میں نے۔"

وہ اپنے باپ کو کھو چکا تھا۔اور اس بات کا غم اسے آج پندرہ سال بعد ہو رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں قیس کا خیال بھی نہ رکھ سکا بابا، بڑا بھائی ہونے کا فرض نہیں نبھا سکا۔ شاید میں معافی کے قابل نہیں ہوں۔"

اب کے اس کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔

اور پرندوں کے نوحوں میں مزید شدت آئی تھی۔

"میں معافی کے قابل نہیں ہوں بابا، مگر پھر بھی درخواست کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دیجئے گا۔" اس نے گیلی سانس کھینچی۔ "میری سزا یہی ہے کہ باقی پوری زندگی آپ کے اور قیس کے مجرم کی طرح گزاروں۔"

اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ اور دل پر جیسے منوں بوجھ۔

اور اس پل۔۔۔

اس سے کئی قدموں کے فاصلے پر اس کے انتظار میں کھڑا ضیغم اس کی پشت سے اس کے سسکنے کا اندازہ لگاتا خود بھی غم زدہ ہوتا جا رہا تھا۔

لیتھ کو اس حال میں دیکھنے کا اس نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر کئی پل یوں ہی اس رنج والم کی داستان کی نذر ہوئے،

اور کافی دیر بعد وہ وہاں سے اٹھ آیا۔

آج اس کی چال میں وہ شاہانہ پن نہ تھا۔ بلکہ شکستگی کے آثار تھے۔

اس کے انتظار میں کھڑا ضیغم اسے نزدیک آتا دیکھ سیدھا ہوا تھا۔

”آپ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟“

اس نے اس کی فکر کے جذبے سے مغلوب ہو کر پوچھا۔ اور لیتھ عوف نے ایک خاموش نگاہ اُس پر ڈالی۔

آج بہت سالوں بعد بلآخر ضیغم کے مخلص جذبات اس پر آشکار ہو ہی گئے تھے۔

اس نے بنا کچھ کہے سر کو ہلکا سا خم دیا۔ اور آگے بڑھ گیا، مگر قبرستان کے خارجی راستے کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے ایک حکم ضرور جاری کیا تھا۔

”جو تحریری فرمان میں نے یہاں آتے سمے تمہارے سپرد کیا تھا، اسے عام کر دو ضیغم!“

اور اس حکم کو سن کر ضیغم ایک ساتھ کئی احساسات کا شکار ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”آپ پُر یقین ہیں آپ ایسا ہی چاہتے ہیں شہنشاہ؟“

اُس نے ایک آخری اجازت لینا بہتر سمجھا تھا۔

”سو فیصد!“

مختصر سا جواب، اور ضیغم نے سرِ تسلیم خم کیا۔

”جو حکم شہنشاہ!“

اس نے گردن تعظیم میں جھکائی تھی۔ اور لیتح نے ایک بار پھر بغور اسے دیکھا تھا۔

اسے پہلی بار ضیغم کی اپنے ساتھ موجودگی کی اہمیت کا اندازہ ہو رہا تھا۔ پر کم از کم وہ اسے یہ بات بتا نہیں سکتا تھا۔

کیوں کہ، اس کے جذبات بدلے تھے۔

مگر وہ انسان اب بھی وہی تھا۔

اور اس کا منصب بھی۔

شہنشاہ لیتح عوف!

Clubb of Quality Content

آلتھس کی رعایا کا مسیحا!

جس کا نیا جاری ہونے والا فرمانِ شاہی ایک بار پھر اس کے لیے رعایا اور درباریوں کی جانب سے سوالات کے نئے دَر کھولنے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فرمانِ شاہی:

نئے ماہ کے سورج کی پہلی کرن،

اور صندل کی لکڑی کی میٹھی سی خوشبو،

جو اس وادی میں واقع مکان کے اطراف رچ بس گئی تھی۔

اور اسی مکان کے صحن میں ٹہلتی لینہ یارا، جس کا اس وادی میں آج آخری دن تھا۔

دونوں بازوؤں کو باندھے، کسی گہرے خیال میں چلتی، ہر آتی جاتی سانسوں میں صندل کی پاکیزہ خوشبو کو اندر اتارتی، وہ اپنے استادِ محترم کے انتظار میں تھی، جو اسے قاصد کی طرف سے

شاہی محل کے حالات کے متعلق موصول ہونے والے پیغام میں موجود اطلاعات دینے والے تھے۔

چند ساعتیں بیتیں، وہ فُرات کی منتظر ٹہلتی رہی۔

اور پھر۔۔۔

کافی دیر بعد، بلآخران کی آمد ہوئی۔

اورلینہ بے ساختہ ٹھہر کر دروازے کی جانب پلٹی، جہاں سے وہ اندر آئے تھے۔

"کیا اطلاع ہے؟"

وہ بے چین سی کچھ قدم آگے بڑھ کران کے نزدیک آئی تھی۔اوراسے سامنے موجود پا کر وہ بھی ٹھہر گئے تھے۔

"وہ۔۔۔ٹھیک ہیں۔"ایک نظر ہاتھ میں موجود، گولائی میں لپٹے پیغام پراور دوسری اس پر ڈالی۔"شہنشاہ بالکل ٹھیک ہیں۔"

الفاظ دوبارہ دہرائے تھے۔اور لینہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گئی تھی۔مگر اس کی پیشانی کے بل ہنوز برقرار تھے۔اور اس کی وجہ فُرات کا مبہم سا انداز تھا۔

"آپ۔۔۔کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔"

انہیں بار بار ہاتھ میں موجود پیغام کو تکتا دیکھ وہ کچھ محتاط ہوئی،اور مقابل کھڑے فُرات اب کے کچھ آگے بڑھ کر صحن کے ایک طرف لگی میز کے ساتھ رکھی کرسی پر جا بیٹھے۔

لینہ ان کے پیچھے آئی تھی۔

"کیا بات ہے استادِ محترم؟ایسا کیا ہے اس پیغام میں،جو آپ کو یوں پریشان کر رہا ہے؟"

وہ مضطرب ہوئی۔

اور فُرات نے بے ساختہ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"شہنشاہ نے آشائن کے خلاف جنگ کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔"

بلآخر انہوں نے کہہ دیا تھا۔

لینہ یار ابرف ہوئی،جیسے جذبات کے بہتے دریا پر یک دم ہی موسمِ سرما چھا کر اسے جما گیا ہو۔

Clubb of Quality Content!

"یہ۔۔۔یہ تو اچھی۔۔۔بات ہے۔"

اس نے نجانے کیوں مگر نگاہیں چرائی تھیں۔اس پل اس کے لیے سمجھنا دشوار تھا کہ وہ خوش زیادہ ہے، یا اس اچانک فیصلے پر ششدر زیادہ۔ مگر جو بھی تھا یہ خبر اسے اپنی مسافتوں کا صلہ لگی تھی۔

"اس فیصلے کا مطلب سمجھتی ہیں آپ؟"

فُرات زمان نے جانچتی نظروں سے اس کے ہاتھوں کی لغزش کو دیکھتے کہا اور ان کے انداز کو سمجھتے اس نے دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملا کر ان کی لرزش پر قابو پانے کی کوشش کی۔

"انہیں یقیناً عقل آگئی ہو گی۔"

لہجے کو سرسری بنانا چاہا تھا، البتہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔ فُرات نفی میں سر ہلا کر رہ گئے۔

"یا پھر ان کا سحرِ محبت غلبہ پا گیا ہو گا۔"

اب کے ان کا انداز چوٹ کرنے والا تھا۔اور لینہ یار اپر جیسے گھڑوں اوس پڑ گئی تھی۔

اس نے شاکی نظروں سے فُرات کو دیکھا۔ جیسے ان کی جانب سے اس جملے کی توقع نہ ہو۔

"آپ کو معلوم۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رک گئی۔اس سوال کی جیسے اب ضرورت نہ رہی تھی۔

(وہ عالم طلسمات کے ماہر جادوگروں میں سے تھے،اور لینیح سے ان کا ایک ہی سامنا نہیں اس کے اندر موجود جادوئی اتھل پتھل کا اندازہ کرانے کے لیے کافی تھا۔)

"مجھے معلوم ہے لینہ،شروعات سے معلوم تھا۔" کرسی پر بیٹھے وہ نظریں اٹھائے اسے دیکھ رہے تھے،جوان کے عین مقابل کھڑی تھی۔"آپ انہی کے جادو کے توڑ کی خاطر چاندی کی شمشیر حاصل کر کے دُرید سے ملنا چاہتی تھیں۔نہیں؟"

انداز سوالیہ تھا۔مگر یہ سوال نہ تھا۔اور لینہ یہ بات اچھے سے جانتی تھی۔

اس کے کندھے ڈھلک گئے۔اور چہرہ اتر سا گیا۔

"اور کیا اطلاع ہے؟ صرف یہ بات آپ کو اتنا پریشان نہیں کر سکتی۔یہ تو خوشی کی خبر ہے۔"

دھیمی آواز میں کہتی وہ آگے بڑھ کر گرنے کے انداز میں ان کے مقابل رکھی کرسی پر جا بیٹھی۔

اور فرات اس کی اڑی رنگت پر تاسف کا شکار ہوئے۔

"شہنشاہ نے ایک مقابلے کا انعقاد کیا ہے۔"

اب کے انہوں نے آہستہ سے ایک دوسری اطلاع اس تک پہنچائی تھی۔اور لینہ کا دل بہت خاموشی سے ڈوب کر ابھرا تھا۔

کسی احساس کی کشتی پار لگنے سے پہلے ہی بیچ سمندر میں ڈوب گئی تھی۔اور اس کی آنکھیں یک دم ہی بالکل خالی ہو گئی تھیں۔

"پوچھنا نہیں چاہیں گی، کیسا مقابلہ؟"

اسے اس اطلاع پر خاموش دیکھ انہوں نے استفہامیہ ابرو اچکائے اور لینہ کی گردن بے اختیار نفی میں ہلی۔

"ہم جانتے ہیں۔" لفظوں میں ٹوٹے کانچ کی مانند دراڑ سی تھی۔" انہیں ملکہ کا انتخاب کرنا ہے۔"

اس کی گردن پوری جھک گئی تھی۔اور فُرات نے اس کی اس معصومانہ حرکت پر لبوں پر ابھرتی بے ساختہ مسکان کو روکا تھا۔

"آپ ملیحہ نہیں ہیں شہزادی۔"

وہ کبھی اسے اس کا نام لے کر مخاطب کرتے تھے تو کبھی شہزادی پکارا کرتے تھے۔مگر لینہ کے لئے یہ چیز غیر اہم تھی۔فی الحال اگر کچھ اس کے لیے اہم تھا تو وہ ان کا جملہ تھا، جس کا ایک بہت واضح مطلب نکلتا تھا۔

"ناہی لبیتج عوف۔۔۔فُرات زمان ہے۔"وہ کیا کہنا چاہ رہے تھے لینہ کو رفتہ رفتہ سمجھ آنے لگا تھا۔"آپ کی قسمت آپ کی والدہ سے مختلف ہوگی،ان شاءاللہ!"

وہ دلاسا دینے والے انداز میں مسکرائے،اور لینہ سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی ہونق پن سے ان کی شکل دیکھے گئی۔

"آپ۔۔۔کیا کہنا چاہتے ہیں؟"
اس کی آواز میں نمی گھلی تھی۔

"شہنشاہ نے جنگ کا ارادہ ترک کر کے آلتھس اور آشائن کا ایک مقابلہ منعقد کیا ہے۔اپنی ملکہ ڈھونڈنے کا مقابلہ نہیں۔"

وہ طمانیت سے مسکرائے، مگر ان کی آنکھوں سے پوشیدہ پریشانی بھی مخفی نہ تھی۔

لینہ حیران ہو کر سنبھلی۔

وہ سنبھل کر حیران ہوئی۔

(کیا واقعی اس نے سحرِ آتشین کو شکست دے دی تھی؟)

ایک سوال چپکے سے ذہن میں داخل ہوا۔

اور اس کے دل کی کیفیت عجیب ہوئی۔

"کیا آشائن نے اس مقابلے کا دعوت نامہ قبول کر لیا ہے؟"

اس نے بر وقت خود کو سنبھالتے ایک اہم سوال پوچھا۔اور فُرات چند لمحات تک کسی گہری سوچ کا شکار ہوئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اب تک تو نہیں، مگر مجھے لگتا ہے حِزام (لینہ کا باپ، آشائن کا سلطان) یہ دعوت نامہ قبول کرلے گا۔ آلتھس پر برتری جتانے کی خاطر وہ لوگ مقابلے میں حصہ ضرور لیں گے۔" ان کی آنکھوں میں حِزام کے نام پر ایک منفی تاثر جاگا تھا، جسے لینہ نے بہ خوبی محسوس کیا تھا۔ "خیر، اگر ایسا ہوتا ہے تو آشائن کے فرد کی حیثیت سے آپ کو بھی اس مقابلے کا حصہ بننا پڑے گا، کیوں کہ یہ مقابلہ ان کے لیے خاص ہے، جو اپنی جادوئی طاقتوں کے تین مرحلے پار کر چکے ہیں۔"

انہوں نے مقابلے کی اصل سے اسے آگاہ کیا۔ اور لینہ کی گردن میں کچھ ڈوب کر ابھرا۔

"یہ تو تب ممکن ہے استادِ محترم، جب آشائن کی جانب سے ہمارا انتخاب کیا جائے۔ اور ان کی نظروں میں ہماری ساکھ جس حد تک گر چکی ہے، ہمیں ایسا ہوتا دکھائی نہیں دے رہا۔"

اس نے دائیں، بائیں نفی میں سر ہلایا تھا۔ اور پل بھر کو فرات زمان بھی سوچ میں پڑ گئے تھے۔

مگر جلد ہی ان کے تاثرات ایک بار پھر بحالی کی طرف لوٹے اور انہوں نے دوبارہ بات کا آغاز کیا۔

"اگر ایسا ہے بھی تو کم از کم آپ کو اچھے سے معلوم ہے کہ یہ مقابلہ صرف آپ کو اس وادی سے نکال کر شاہی محل لانے کی ایک کوشش ہے۔تو جس نے یہ مقابلہ منعقد کیا ہے۔اسے یہ بھی علم ہو گا کہ آپ کو شاہی محل کیسے لانا ہے۔"

انہوں نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے اس کے پوشیدہ جذبات کو بہ خوبی پڑھا تھا۔اور لینہ انہیں دیکھ کر رہ گئی تھی۔

وہ اس کی سوچ سے زیادہ باخبر تھے۔

البتہ ان کے آخری جملے نے اس کے دل کے کسی کونے میں ہلچل ضرور مچائی تھی۔

"خیر۔۔۔ان تمام باتوں میں وہ کون سی بات ہے،جو آپ کو پریشان کر رہی ہے؟"

چہرے سے ہر تاثر زائل کرتی وہ گفتگو کو اس موضوع سے ہٹا کر ان کے پریشان ردِ عمل تک لے کر گئی تھی۔اور اب کے اس سوال پر فُرات ایک بار پھر اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر چند قدم آگے بڑھے تھے۔لینہ کی نظریں ان کی پشت پر ٹک گئیں۔اور توجہ ان کی آواز کی جانب جا لگی۔

"جانتی ہیں قاصد کے پیغام میں سب سے زیادہ غیر متوقع بات کون سی لکھی ہے؟"

ان کی نگاہیں آسمان پر تیرتے سفید بادلوں پر اٹک گئی تھیں۔اور لینہ کی ان کی پشت پر۔

"نہیں!"

لینہ نے یک لفظی جواب دیا۔البتہ آنکھوں میں تجسس سا جاگ اٹھا تھا۔

اور اسی پل وہ آہستہ سے دوبارہ اس کی جانب گھومے تھے۔

"شہنشاہ نے جو فرمانِ شاہی جاری کیا ہے اس کی رو سے وہ ملکہ کے چناؤ کی خاطر ہونے والے مقابلے کی روایت کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔وہ اس مقابلے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کرنا چاہتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انہوں نے اسے معاملے کی سنگینی سے روشناس کرایا۔

"کیا۔۔۔!"

اور لینہ کا دماغ بھک سے اڑا۔وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

"ایسا ہی ہے۔"

فُرات نے لفظوں پر زور دیا تھا۔

"وہ۔۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتے، ان کے فرمان کے بعد یہ قانون تو تبدیل ہو جائے گا مگر آلتھس کی روایات سے روگردانی کی سزا انہیں بھگتنی پڑے گی۔"

یکایک اس کا اطمینان رخصت ہوا تھا۔وہ کنگ سی انہیں دیکھے گئی۔

"اس فرمان کے بعد کوئی شک نہیں کہ ان کا سحرِ آتشین زوال پذیر ہو گیا ہے۔"فُرات مزید بولے۔"اور شاید اب آپ کو اندازہ ہو گا کہ آلتھس کی یہ روایت کو توڑنے کی وجہ کیا ہے۔"

کچھ تھا، جو وہ اسے سمجھانا چاہ رہے تھے۔مگر لینہ کا دماغ مفلوج ہو چکا تھا۔

اس سزا کی نوعیت کا صرف اندازہ کر کے اس کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔

"اور اگر۔۔۔"اس نے خالی الذہنی کے عالم میں دوبارہ لب کھولے۔"اس دوران وہ یہ فرمان جاری کر دیتے ہیں کہ وہ آشائن کی شہزادی کو حرم میں لینا چاہتے ہیں تو ان کی سزا دگنی ہو جائے گی۔"

لینہ نے خود کلامی کے انداز میں کہتے، لڑکھڑاتے ہوئے نزدیکی میز کو تھاما تھا۔

ابھی وہ سحرِ آتشین سے اس کے آزاد ہونے کی خوشی بھی ڈھنگ سے نہ منا سکی تھی کہ اس نئی افتاد نے اس کے قدم بے جان کر دیئے تھے۔

فُرات کی نظروں میں اس کے لیے ترحم سا اتر آیا۔

اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کون سی سزا ہے، جو لیتیح عوف پائے گا؟

نہیں، تو سنو!

کوڑوں کی ''سو'' اذیت ناک ضربیں،

کوئی عام کوڑے نہیں، ایسے کوڑے، جو بدن پر بجلی کے جھٹکوں کی طرح برسیں گے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیوں کہ، ان میں شامل ہو گی برقی لہر۔

اور پھر۔۔۔

کیا کسی نے ممنوعہ محبت کو آسان سمجھ لیا تھا؟

☆☆☆☆☆☆☆

کشمکش:

سست روی، پژمردگی اور کثافت میں ڈوبے ایام،

اور انہی ایام کی کالی دھند میں لپٹا شاہی محل،

جہاں طویل عرصے بعد ملی فراغت کے باعث کتب خانے میں بیٹھا وہ ایک کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔

کتب بینی اس کا واحد شوق تھا۔ایک ایسا شوق، جسے پورا کرنے کا موقع اسے کم ہی میسر آتا تھا۔

کتاب کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر چہرے کے سامنے کئے، نظریں کتاب کے صفحات پر گاڑے،اس کی ساری توجہ کتاب کی جانب مرکوز تھی۔جبکہ اس کے دائیں طرف ہاتھ باندھے کھڑے ضیغم کا محورِ مرکز لیتھ عوف کا چہرہ تھا، جس پر چھائے تاثرات کی جانچ کرتا وہ اس کے مزاج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے گفتگو کا آغاز کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کر رہا تھا۔

کہ اسی دوران۔۔۔

"کہو، کیا کہنا چاہتے ہو؟"

لیتھ عوف کی جانب سے آیا جملہ اسے ٹھنڈی آہ بھرنے پر مجبور کر گیا۔

یہ پہلی بار نہ تھا، جو لیتیح عوف نے اپنی تیز حسیات کا مظاہرہ دکھایا تھا۔ وہ اس کی ان حرکتوں کا عادی تھا۔

"آپ کے مطالعے میں خلل واقع ہو گا شہنشاہ۔"

وہ تردد کا شکار ہوا۔

"کہو، جو کہنا چاہتے ہو۔"

لیتیح نے کتاب پر ہی نظریں جمائے جملہ دہرایا۔ اور ضیغم اس اذن کو پا کر اپنی ہچکچاہٹ ایک طرف کرتا سیدھا ہوا۔

"شہنشاہ۔۔۔" کھنکھار کر گلا صاف کیا تھا، جیسے اگلا جملہ ادا کرنا تھوڑا کٹھن عمل ہو۔ "آپ حالات کو مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں۔ مگر۔۔۔" تمہید باندھی۔ "آپ اُس مقابلے کو ختم کرنے کے بجائے اس کا انعقاد کر کے مقابلے میں شامل تمام خواتین کو رد بھی تو کر سکتے تھے۔ ایسا کرنا آلتھس کی روایات کے منافی بھی نہ ہوتا اور آپ سزا سے بھی بچ جاتے۔"

آخر تک جا کر اس کی آواز دھیمی ہو گئی تھی۔ جبکہ کتاب کے صفحات پر نظریں جمائے بیٹھے لیتیح کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔ جیسے کچھ ناگوار گزرا ہو۔

"صرف خود کو سزا سے بچانے کے لیے میں اُن عورتوں کی یوں تذلیل کرتا ضیغم۔"

اس کا لہجہ سخت تھا۔اور ضیغم اپنی جگہ کچھ شرمندہ سا ہو گیا تھا۔

"مم۔۔۔میرا مطلب۔۔۔"

"آلتھس کی روایات بھی مجھے وہ کام کرنے پر مجبور نہیں کر سکتیں، جو میں خود نہ کرنا چاہوں۔مجھے ہمیشہ سے نکاح کے چناؤ کے لیے حاکموں کی بیٹیوں کا مقابلہ کرانا ناپسند رہا ہے۔"اس کی پیشانی کا بڑھتا ہر بل اس کی صداقت کی گواہی دے رہا تھا۔"وہ عورتیں ہیں کھلونے نہیں، جو پسندیدگی پر پاس رکھ لی جائیں اور معیار پر پوری نہ اتریں توڑ کر دی جائیں۔"

وہ درشتی سے کہتا خاموش ہوا اور ضیغم پشیمانی کے عالم میں نظریں جھکا گیا۔

"معذرت شہنشاہ!"

اس نے جیسے اپنی غلطی تسلیم کی تھی۔

اور اس کی جھکی گردن دیکھ کر لیتھ کو اپنے لہجے کی سختی کا احساس ہوا تھا۔

ایسا نہیں تھا کہ اس نے پہلی بار اس کی عزت افزائی کی تھی۔ مگر یہ ضرور تھا کہ احساسات کی مکمل بحالی کے بعد اس نے یہ کام پہلی بار کیا تھا۔

"اور کچھ؟"

وہ ابھی اتنا نرم مزاج نہ ہوا تھا کہ ضیغم سے معذرت کرتا۔

اسے حاکم اور محکوم کا فرق معلوم تھا۔

مگر ماحول کے تناؤ کو کم کرنے کی خاطر اس نے آواز ضرور مدھم کی تھی۔

"وہ شہنشاہ۔۔۔" اور دوسری جانب ضیغم نے مزید کچھ کہنے کے لیے لب کھولے تھے۔ مگر جھجھک اب بھی غالب تھی۔ "مجھے پوچھنا تھا کہ۔۔۔ کیا آپ کو لگتا ہے، آشائن کی طرف سے مقابلے کا دعوت نامہ قبول کیا جائے گا؟"

اس کے چہرے کے قابلِ فہم فاثرات دیکھ اس کی ڈھارس بندھی اور اس نے آخری جملہ روانی میں ادا کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اوراب کے لیتیح عوف نے دوبارہ نظریں کتاب پر جماتے ہوئے دلچسپ تاثرات کے ساتھ چند الفاظ ادا کیے تھے۔

"وہ قبول کریں گے (لبوں کا ایک سرا عادتاً اوپر اٹھاتے، توقف کیا) ضرور کریں گے۔ انہیں کرنا پڑے گا ضیغم۔" اس کی آنکھوں میں کسی سوچ کا عکس نمایاں تھا۔ "اور۔۔۔" اب کے اس نے تمہید باندھی، ضیغم بغور سننے لگا۔ "اور تمہاری شہزادی بھی اس مقابلے کا حصہ لازمی ہو گی۔"

اس نے الفاظ ادا کیے اور ضیغم پورا منہ کھولے ششدر سا اسے دیکھنے لگا۔

آخر اسے کیسے معلوم تھا کہ وہ اگلا سوال لینہ سے متعلق کرنے والا ہے؟

وہ جتنا ذہن پر زور ڈالتا اتنا ہی اس کے مشاہدے کا معترف ہوتا جاتا۔

اور پھر۔۔۔

لوگوں کو حیران کرنا لیتیح عوف کا خاصہ تھا۔

اب اس منظر کو یہیں روک کر، بظاہر سیاہ دکھنے والی سلطنت کو عبور کر کے، اُس سلطنت تک آتے ہیں جنہیں خود کے سفید ہونے کا زعم تھا۔

سلطنتِ آشائن!

جس کے افراد،

سفیدی کی چادر میں اپنے سیاہ قالب ڈھانپے، عالمِ طلسمات میں راج کر رہے تھے۔

اسی سلطنت کے شاہی محل میں اس سمے دربار کا منظر کچھ ایسا تھا کہ ہزاروں قندیلوں کی جگ مگ کرتی روشنیاں ان دو افراد پر پڑ کر ان کے تاثرات عیاں کر رہی تھیں، جن میں سے ایک تخت پر ٹھاٹ سے براجمان تھا تو دوسرا دربار کی درمیانی روش پر کھڑا نظریں اٹھائے اسے بغور دیکھتا اُس سے مخاطب تھا۔

"سلطان۔۔۔" آواز ضمام سماک کی تھی، جو کچھ روز پہلے اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان ہوئے مباحثے کو بھلائے اپنا فرض ادا کرنے کی خاطر ایک بار پھر شاہی محل میں موجود تھے۔ "حکومتی اراکین آپ کے فیصلے کے منتظر ہیں۔" ان کی پیشانی سلوٹ زدہ، البتہ لہجہ ہموار تھا۔ "آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا ہمیں مقابلے کے اس پیغام کو قبول کرنا چاہیئے؟"

ہموار لہجے میں تشویش کا عنصر جاگا۔

اور اونچے تخت پر خاموشی کا مجسمہ بنا بیٹھا سلطان بھی بلآخر متحرک ہوا۔

ایک سرسری نگاہ اٹھا کر ضمام کا پر شکن ماتھا اور معاملے کی سنگینی پر ان کے جسم سے پھوٹتا اضطراب ملاحظہ کیا۔ پھر تحکمانہ انداز میں ایک ادا سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے چند الفاظ ادا کیے۔

"لیتح عوف نے یہ سوچ کر اس مقابلے کا پیغام عام کیا ہے کہ ہم آپسی دشمنی کے باعث اس مقابلے سے انکار کر دیں گے۔" اُس نے تمہید باندھتے ہوئے گھمبیر اور بھاری لہجے میں آغاز کیا تھا۔ "اور وہ اس بات کو بنیاد بنا کر ہماری ساکھ تباہ کرنے کی کوشش کرے گا کہ آشائن مقابلے سے ڈر کر پیچھے ہٹ گیا ہے۔" بات کو مزید طول دیا۔ ضمام پوری طرح ہمہ تن گوش تھے۔ "مگر۔۔۔" معمولی سا توقف، اور دربار میں پل بھر کو خاموشی نے پنکھ پھیلانے کی کوشش کی۔ "مگر ہم اسے آشائن کے خلاف زہر اُگلنے کا موقع ہرگز نہیں دیں گے۔" خاموشی کو پنکھ پھیلانے کا ارادہ ملتوی کرنا پڑا، کیوں کہ اس نے دوبارہ لب کھول لیے تھے۔ "یعنی۔۔۔" پھر وقفہ دیا۔ ضمام نے گہری سانس بھری، بلآخر انہیں سلطان کی بات کا مفہوم سمجھ آگیا تھا۔ "یعنی، آشائن اس مقابلے کا حصہ ضرور بنے گا۔ چاروں بڑے شہروں

سے ایک ایک ماہر جادو گر چن کر انہیں مقابلے کے لیے روانہ کر دیا جائے۔ فتح آشائن ہی کا مقدر بنے گی۔"

مغرورانہ انداز میں گردن اکڑا کر کہتا وہ اپنی فتح کے لیے مکمل پُر اعتماد تھا۔ مگر اس سمے، جہاں اس کی زبان یہ تمہید باندھ رہی تھی۔ وہیں اس کا دل کسی انجانے خیال نے پوری طرح جکڑا ہوا تھا۔

انجانا خیال،

جو تھا ایک ایسی ملاقات کا جو دربار کی اس کارروائی سے پہلے پیش آئی تھی۔

ملاقات، جو ہوئی تھی ایک تاریک غار میں۔

اُس غار میں، جس میں کشیدگی کی فضا عروج پر پہنچی ہوئی تھی۔ اور اُس غار کا حاکم، جبڑے بھینچے سلطان حزام سے مخاطب تھا۔

"اُس نے جنگ کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے حِزام، اب۔۔۔اب کیا منصوبہ ہے تمہارا؟" شعلہ بار نظروں سے سلطان کو گھورتا وہ ضبط کی انتہا پر تھا۔ ہاں، مگر سلطان حزام مکمل شانت و پر سکون دکھائی دیتا تھا۔ جیسے اس غیر متوقع صورتِ حال نے اسے بہت زیادہ متاثر نہ کیا

ہو۔"تمہارے کہنے پر میں نے ایک طویل عرصے سے خود کو روک کر رکھا ہے مگر

اب۔۔۔"

"خاموش ہو جاؤ!"

وہ ابھی اپنی بات پوری بھی نہ کر سکا تھا کہ سلطان نے ڈپٹ کر اسے روکا۔اور وہ پیچ و تاب کھاتا

اسے گھور کر رہ گیا۔

"میں نے تمہارے ذہن میں یہ بات پہلے بھی ڈالی تھی کہ لیتیح کا جنگ کا عزم پختہ نہیں

ہے۔"ایک ایک لفظ پر زور دیا تھا۔"جن لوگوں کی صحبت آج کل اسے میسر ہے، وہ اسے یہ

سنگین قدم اٹھانے نہیں دیں گے۔"ذہن کے پردے پر اپنی بیٹی کا چہرہ لہرا کر غائب ہوا، اور

اس نے جبڑے بھینچ لیے۔"مگر اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ ہم ہار مان لیں گے۔"

آنکھوں میں کسی منفی جذبے کا عکس ابھرا۔"اگر لیتیح عوف چاہتا ہے کہ آشائن اور آلتھس کا

مقابلہ ہو تو ایسا ضرور ہو گا۔"منفی چمک مزید بڑھی، اور بھینچے لب مسکرا اٹھے۔غار کے وسط

میں اپنے مخصوص چبوترے پر کھڑا شخص بھی ذرا چونکا۔"مگر اس مقابلے کے دوران میری

طرف سے اسے ایسے تحائف ملیں گے کہ وہ اپنے اس فیصلے پر پچھتائے گا۔"

کہتے ساتھ اس نے ایک زوردار قہقہہ فضاؤں کے سپرد کیا تھا، جو اس غار کی دیواروں سے ٹکراتا گونج بن کر ابھرا تھا۔

"تمہارا منصوبہ کیا ہے آخر؟" اس کی شیطانی ہنسی نے مقابل کو تھوڑا اطمینان مہیا کیا تھا۔ مگر اس کے چہرے کے زاویے ہنوز بگڑے ہوئے تھے۔ "یاد رکھنا! اب کی بار تم ناکام ہونے کی حالت میں ہرگز نہیں ہو۔ تمہاری ایک غلطی اور ہمارا معاہدہ ختم!"

سخت چوٹ کرتا تنبیہی انداز تھا اس کا، مگر سلطان کو جیسے اب بھی کوئی خاص فرق نہ پڑا تھا۔ وہ اپنے منصوبے کو لے کر مکمل پُر عزم اور پُر اعتماد تھا۔

وہ منصوبہ، جو اس کے مطابق اس کی فتح کا ضامن ثابت ہونے والا تھا۔

اب اگر سلطان کے خیالات سے نکل کر دوبارہ شاہی دربار کا منظر دیکھیں تو ضمام سماک، سلطان کے حکم کو سُن لینے کے بعد بھی اپنی جگہ سے ہلے بنا وہیں کھڑے تذبذب کے عالم میں لب چبا رہے تھے۔

جیسے کچھ کہنے کا ارادہ رکھتے ہوں، مگر سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آغاز کس طرح کیا جائے۔

"اور کچھ ؟"

اسی پل سلطان نے انہیں کشمکش میں دیکھ استفہامیہ ابرو اچکائے۔اور ضمام نے ایک طویل سانس اندر سے باہر کو نکالی۔

"سلطان۔۔۔" پھر ساری جھجک پسِ پشت ڈال کر تحمل سے آغاز کیا۔"آشائن کے تین بڑے شہروں سے تو طاقت ور جادو گروں کو منتخب کر لیا جائے گا۔ مگر دارالخلافہ سے جو شخص اس کا اہل ہے اسے آپ اچھے سے جانتے ہیں۔"

کچھ تھا ان کے انداز میں۔ کچھ جتاتا ہوا سا۔

اور ان کا مفہوم پا کر سلطان کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔

"آپ۔۔۔ ضمام چاہتے ہیں کہ ہم آشائن کے غدار کو اس مقابلے کے لیے منتخب کریں؟" بظاہر بے یقینی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوری آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا تھا۔اور ضمام نے لفظ "غدار" پر ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر کھولی تھیں۔ مگر صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیا۔

"اُس کے بغیر، آلتھس کا منعقد کیا گیا مقابلہ جیتنا آشائن کے لیے محض خواب ہو گا سلطان۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک عجیب مسکان لبوں پر سجائے تخت پر براجمان اپنے بھائی کے چہرے پر نظریں گاڑیں۔

اور سلطان کے تاثرات میں اس جملے کے ساتھ ہی بدلاؤ آیا۔

"آپ کو لگتا ہے کہ آپ کے بیٹے کے بنا آشائن یہ مقابلہ نہیں جیت سکتا؟"

طنزیہ لہجے میں کہتے چوٹ کرنا چاہی تھی۔ مگر ضمام کے اطمینان میں معمولی سا بھی فرق واقع نہ ہوا تھا۔

"اس سوال کا جواب آپ خود بھی بہتر جانتے ہیں۔ اس لیے بس اتنا کہنا چاہوں گا کہ مصلحت پسندی سے کام لیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لگی لپٹی کے بغیر دوٹوک انداز میں کہتے، وہ رکے نہیں پلٹ گئے۔

اور اسی کے ساتھ قدم قدم چلتے دربار سے واپسی کی راہ لینے لگے۔ پیچھے سلطان کے انداز و اطوار میں یک دم ہی بے چینی کا سا احساس جاگا تھا۔

دوسری جانب، وہ بنار کے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

ایک قدم!

(سلطان نے ان کی پشت پر نظریں گاڑیں۔)

دوسرا قدم!

(تخت کے ہتھے پر پھیلے ہاتھ کو مزید پھیلایا۔)

تیسرا قدم!

(پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں۔)

چوتھا قدم!

(شکنوں میں اضافہ ہوا، اور۔۔۔)

"ضمام!"

ایک پکار، بس ایک پکار۔

اور دربار سے باہر نکلنے کے بالکل نزدیک پہنچ گئے ضمام کے چلتے قدم ساکت ہوئے، رکی سانس بحال ہوئی، اور بے تاثر چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

کیوں کہ اس پکار کا مطلب کم از کم وہ بہت اچھے سے سمجھے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆☆☆☆☆

خیانت:

سیاہ کاروں کی زندگی میں ایک نہ ایک دن سیاہی کا ڈر لازمی کھلتا ہے۔

جو بعض اوقات انہیں خود میں ضم کر کے زندان میں لا پٹختا ہے۔

ایسے ہی سیاہ کاروں کو ملاحظہ کرنے کی خاطر نئے منظر میں داخل ہوتے ہیں، جو تھا آلتھس کے شاہی محل کے زیرِ زمین واقع قید خانے کا۔

اُس قید خانے کا جس کی راہداری میں جلتی قندیلیں پورے ماحول کو سرخ و نارنجی رنگت مہیا کر رہی تھیں۔

اور اسی روشنی کے درمیان ضیغم کی معیت میں چلتا لیتھ عوف قطار در قطار بنے قید خانوں میں قید افراد کو جانچتی نظروں سے دیکھتا ضیغم کی کسی بات کو بغور سن رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مقابلے کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں شہنشاہ، آلتھس تمام مہمانوں کی میزبانی کے لیے پوری طرح تیار ہے۔"

اس سے ایک قدم پیچھے چلتے ہوئے وہ پُرجوش سا بولا۔

جواباً لیتیح نے بس گردن ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔

"باقی۔۔۔"

اوراب کے ضیغم کے جوش میں معمولی سی کمی واقع ہوئی تھی۔کچھ کہنے کے لیے لب کھولتا وہ بے ساختہ رکا تھا اور لیتیح نے اس کے اس انداز کو بہ خوبی سمجھا تھا۔

"دعوت ناموں کا کیا بنا؟"

دونوں ہاتھ پشت پر باندھے، تنی گردن کے ساتھ سیدھ میں چلتا وہ اس کے ادھورے جملے سے پورا مفہوم اخذ کر کے اپنے مطلب کی بات پر آیا۔اور اس کے اس سوال پر ضیغم نے سرد آہ بھری۔

"تمام لوگوں نے دعوت نامے قبول کر لیے ہیں۔بس۔۔۔"لب کاٹتے ہوئے توقف کیا۔"بس آپ کے "خاص" مہمانوں کی طرف سے ہنوز کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔"

ناکامی اور مایوسی کا امتزاج لیے شکستہ دل سے کہا۔

مگر نجانے کیوں، ساتھ چلتے مرد کے لبوں کا ایک سرا عادتاً اوپر کو اٹھا۔ جیسے اس خبر نے اسے فکر کے اندیشے میں نہ دھکیلا ہو۔ اور اس کے اس غیر متوقع ردِ عمل پر ضیغم کے ابرو تحیر سے اکٹھے ہوئے۔

"شہنشاہ۔۔۔"

"اسے پورا حق ہے کہ وہ لیتیح عوف کا دعوت نامہ نظر انداز کر دے۔" چہرے کی منفرد چمک میں اضافہ ہوا، اور ضیغم ہونق پن سے اسے دیکھے گیا۔ "صرف اسی کو یہ حق پہنچتا ہے۔" کہتے ساتھ وہ قید خانے کی اس طویل راہداری کے سرے پر آ ٹھہرا تھا۔

"اگر وہ نہ آئیں پھر؟"

اسے رکتا دیکھ، خود بھی ٹھہر چکا ضیغم تشویش سے بولا۔

"جب میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہاری شہزادی اس مقابلے کا حصہ لازمی بنے گی، تب تمہیں میرا یقین کرنا چاہیئے تھا۔"

جتاتے انداز میں کہتے ضیغم کے چہرے پر نظریں گاڑیں۔اور ضیغم نے نچلا لب چباتے تیزی سے گردن جھکا دی۔

"گستاخی معاف شہنشاہ!"

آہستہ سے کہا۔اور لیتھ سر کو معمولی سا خم دیتا پلٹ گیا۔مگر پلٹتے ساتھ ہی اس کی نظریں دائیں طرف موجود زندان میں قید افراد پر پڑیں۔اور ان افراد کے چہرے دیکھتے ہی اس کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئیں۔

اسی کے ساتھ،ماحول پر چھایا سکوت بھی بڑی آہستگی کے ساتھ سَرکا اور ایک عجیب سے منفی احساس کی بوچھار وں اطراف پھیل کر فضاؤں کو آلودہ کر گئی۔

ضیغم بھی اس کے یک دم بدلتے تاثرات پر متحرک سا نزدیک آیا۔

"کیا بات ہے شہنشاہ؟"

اسے خاموشی سے اُن تین افراد کا محاسبہ کرتا دیکھ پوچھا۔

اور لیتھ نے اسی پل آہستہ سے گردن پھیر کر ضیغم کے چہرے پر ایک سرسری نگاہ ڈالی۔

"یہ تینوں۔۔۔" شکن آلود پیشانی کے ساتھ استفہامیہ ابرو اچکائے۔ "یہ تینوں کم عمر لڑکے محل کے زندان میں کیوں قید ہیں؟"

اسے سوچنے سے بھی یاد نہیں آیا تھا کہ کبھی اُس نے سزا کے طور پر ایسے کسی افراد کو زندان کی نذر کیا ہو۔

"شہنشاہ دراصل۔۔۔" ضیغم نے جواباً لب کھولے، مگر نجانے کیوں اس کی آواز میں یک دم ہی کچھ سختی سی در آئی تھی۔ "یہ تینوں آپ کی غیر موجودگی کے سالوں میں حراست میں آئے تھے۔" اس کی سختی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اور لبیتح کی پیشانی کی شکنوں میں بھی۔ "انہوں نے۔۔۔ ایک۔۔۔ ایک چھ سالہ بچی کے ساتھ قبیح فعل انجام دینے کی کوشش کی تھی۔"

جبڑے بھینچ کر ضیغم نے اپنی بات مکمل کی۔ اور لبیتح کو زندگی میں پہلی بار اپنی سماعت میں گُھلنے والی بات پر بے یقینی محسوس ہوئی۔

اس نے بظاہر تاثرات سنجیدہ رکھتے، بغور ان تینوں لڑکوں کے چہرے دیکھے۔

بے رونق اور معصومیت سے عاری چہرے۔

خالی اور ناپاک آنکھیں۔

لیتیح کافی دیر تک ان پر سے نظریں نہ ہٹا سکا۔

"ضیغم۔۔۔" پھر بہت دیر بعد لب کھولے تو آواز ہموار مگر لہجہ شاکی تھا۔ "یہ تینوں بہ مشکل اٹھارہ، انیس برس کے لگتے ہیں۔ حراست کے وقت یہ مزید کم عمر ہوں گے۔ آخر ان کے ذہنوں میں یہ گندگی کیسے پروان چڑھی؟"

یہ سوال عام نہ تھا۔ کیوں کہ اس سوال سے اس کی مراد تھی کہ:

"کیا تم نے اس معاملے کی تہہ تک جانے کی کوشش کی؟"

اور ضیغم جو اس سوال کے لیے پہلے سے تیار تھا۔ گہری سانس بھرتا سیدھا ہوا۔

"جی شہنشاہ۔" اثبات میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ "اس سب کے پیچھے "زَکی ثالث" کا قلم ہے۔"

اس نے اسے اصل وجہ سے آگاہی دی تھی اور لیتیح نے جبڑے بھینچ لیے تھے۔ جیسے بس ایک ہی جملہ اسے مکمل واقعے سے روشناس کروا گیا ہو۔

"زَکی ثالث دراصل ایک مصنف ہے۔" دوسری جانب، ضیغم اسے مزید معلومات فراہم کرنے لگا۔ اور لیتیح کی آنکھوں کی ساخت پر سرخی اترتی رہی۔ "ہمیں اس کے لکھے گئے مواد

کے خلاف کافی شکایتیں موصول ہوئی تھیں۔اور یہ بھی اطلاعات ملی تھیں کہ وہ درس گاہوں اور مدارس کے بچوں کو اپنی غلیظ کہانیوں کے نسخے بیچتا ہے۔" سرخی کی لکیر میں اضافہ ہوا۔" یہ پتہ چلنا تھا کہ ہم نے سپاہیوں کا ایک دستہ اس کی طرف بھیجا، مگر اُسی دوران وہ خود کہیں غائب ہو گیا۔اور۔۔۔"

وہ کچھ کہتے کہتے ٹھہرا۔اور اس کے شرمندہ تاثرات دیکھ کر بہت دیر سے ضبط کرتے لیتح نے مشتعل انداز میں ہاتھ کی مٹھی سی بنا کر نزدیکی قید خانے کی سلاخوں پر ماری۔

ضیغم سہم کر پیچھے ہٹا۔

"اور تم لوگوں کے ذہن جلد ہی اس بات کو بھول گئے۔اور وہ آج تک حراست میں نہیں آ سکا۔" اس کی دھاڑ سے قید خانے کے در و دیوار تک لرز اٹھے تھے۔" میری سلطنت کے نوجوانوں کا مستقبل داؤ پر لگا ہے اور تم نے اس معاملے پر کوئی توجہ نہیں دی ضیغم؟"

وہ اپنے ازلی قہر کے ساتھ غرایا تھا۔اور ضیغم کے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔

اس نے آج سے پہلے لیتح کو کسی مسئلے پر سحرِ آتشین کے ساتھ بھی کبھی ایسا ردِ عمل دیتا نہیں دیکھا تھا۔آشائن کے معاملے میں بھی نہیں۔

اور اس کا یہ ردِ عمل ضیغم کو معاملے کی حساسیت اور سنگینی سے آگاہ کرنے کے لیے کافی تھا۔

”مم۔۔۔معذرت شہنشاہ، معذرت۔ہم۔۔۔ہم کام پر لگتے ہیں۔ہم جلد اس کی گرفتاری کو عمل میں لاتے ہیں۔“

بوکھلاہٹ کا شکار، وہ بے ربط جملے ادا کر رہا تھا۔اور عین اسی پل لیتھ نے آگے بڑھ کر اسے گریبان سے پکڑا تھا۔

”مجھے دو روز کے اندر اندر ”زکی ثالث“ چاہیئے ضیغم۔اور آج کی تاریخ میں اس کے دارالکتب (وہ جگہ جہاں قدیم زمانے میں کتابیں نقل کر کے ان کے نسخے تیار کیے جاتے تھے) کو مسمار کراؤ۔ورنہ اس کی کتابوں کے ساتھ ہی تمہیں بھی زمین میں زندہ گاڑ دوں گا۔“

جھٹکا دے کر اسے چھوڑا تھا۔اور ضیغم گرتا گرتا سنبھلا تھا۔

”میں۔۔۔میں جلد کام پر لگتا ہوں۔معذرت شہنشاہ، معذرت!“

گڑبڑا کر کہتا وہ اسے تعظیم پیش کر کے گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہوا تھا۔پیچھے اس کا سرخ دھواں اور لیتھ کے طیش کے اثرات باقی رہ گئے تھے۔

طیش کے وہ اثرات، جو اس کی آنکھوں میں سائے کی طرح پھیلے تھے۔

اور انہی طیش بھری، سرخ آنکھوں سے ان تین لڑکوں کو دیکھتے لیتیح کی نظروں نے ان تینوں کو بھی سہما دیا تھا۔

اور پھر، اپنی رعایا کی بہتری کے معاملات میں لیتیح کے سخت اقدامات سے کون واقف نہیں؟

☆☆☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حکم نامہ:

آلتھس کے پہاڑی سلسلے تارکین کے دامن میں واقع وادی،

اور اُس وادی میں بہتا ایک ٹھنڈے پانی کا آبشار،

جس کا دھار صورت گرتا پانی، ندی سے جا کر ملتا شور کی کیفیت پیدا کر رہا تھا۔

اور وہیں، ندی کنارے بنی پتھریلی روش پر اس سمے فرات زمان کھڑے، شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان ایک رقعہ پکڑے اسے پڑھنے میں مصروف تھے۔

”ہمیں منتخب نہیں کیا گیا ہے نا؟“

ابھی رقعہ پڑھ کر پرچی تھاما ہاتھ نیچے کیا ہی تھا، جب عقب سے آئی ایک مانوس آواز نے انہیں گہری سانس بھرنے پر مجبور کیا۔

”نہیں!“

یک لفظی جواب دیتے ہوئے وہ آہستہ سے پلٹے تھے۔اس جانب جہاں لینہ یاراان سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑی تھی۔

”یہ تعجب کی بات نہیں۔ہمیں اندازہ تھا۔“

اٹکھیلیاں بھرتی ہواؤں سے بکھرے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتی وہ مزید آگے آئی تھی۔

”دارالخلافہ سے آشائن کے ولی عہد کا انتخاب کیا گیا ہے۔“

فُرات نے رقعے کو موڑ کر ندی کے پانی میں اچھالا، پھر پتھریلی روش سے اتر آئے۔اور ان کے اس جملے پر لینہ کی آنکھیں حیرت سے سکڑ کر پھیلی تھیں۔

”عاز کو؟ مگر وہ تو۔۔۔“

وہ کچھ کہنے کی چاہ کے باوجود خاموش ہو گئی۔اور اس کے نزدیک چلے آئے فُرات زمان اس کے ادھورے جملے سے پورا مفہوم اخذ کرتے دوبارہ بول اٹھے۔

"عاز کا باپ، اولاد کے معاملے میں اپنے بھائی سے منفرد ہے۔"لینہ کی آنکھوں میں سایہ سا لہرا کر غائب ہوا۔"ویسے بھی حِزام کے پاس جیتنے کا واحد سہارا عاز سنان ہی ہے۔اس نے مصلحت پسندی سے کام لیا ہے، اور کچھ نہیں۔"

اطراف میں بکھرے سبزہ زار پر اب وہ قدم قدم آگے بڑھ رہے تھے۔لینہ بھی ان کے ہم قدم ہوئی۔

"یقیناً عاز کی طرف پیغام بھیجا گیا ہو گا کہ اگر وہ آشائن کی طرف سے اس مقابلے میں شرکت کرتے ہیں تو ان پر سے غداری کا کلنک ہٹا دیا جائے گا۔"

عاز کے متعلق اس مثبت خبر نے اسے اطمینان ضرور دیا تھا، مگر کچھ تھا اس پوری صورتِ حال میں، جو اسے الگ طرح سے متاثر کر رہا تھا۔اعصاب نجانے کیوں مگر بوجھل ہوئے تھے۔

"مجھے یقین ہے ایسا ہی ہوا ہو گا۔"

دونوں ہاتھوں کو پشت پر باندھے، پُر وقار چال چلتے ہوئے انہوں نے لینہ کے گمان کی تائید کی، اور لینہ کی افسردگی میں اضافہ ہوا۔

(چاندی کی شمشیر کی مالکن تو وہ بھی بن چکی تھی۔ کیا اس کے باپ نے ایک بار بھی اسے اس مقابلے میں استعمال کرنے کے متعلق نہیں سوچا؟)

ذہن سے بے اختیار یہ سوال ٹکرایا تھا۔ مگر اس نے اس سوال کی گونج کو پھیلنے نہ دیا۔

فی الحال وہ عازسنان کے لیے دل سے خوش ہونا چاہتی تھی۔

''خیر، استادِ محترم۔۔۔'' سر جھٹک کر بہت سے خیالات دور دھکیلتی ہوئی وہ اپنی جگہ پر ٹھہری۔ اور اسے یک دم رکتا دیکھ فُرات کو بھی اپنے قدم روکنے پڑے۔ ''مقابلے کے لیے ہمارا انتخاب نہیں ہوا ہے، اس لیے اب سلطنت محل جانا بھی ہمارے لیے ضروری نہیں۔'' اس کے اس جملے میں اطمینان سا تھا۔ جیسے شاہی محل جانے کا راستہ مسدود ہونا اس کے لیے مسرت کا باعث ہو۔ ''جہاں تک بات ہماری جادوئی تربیت کی ہے تو وہ بھی مکمل ہو گئی ہے۔ بلکہ ہمارا یہاں قیام چند دن مزید طوالت اختیار کر گیا ہے۔'' وہ رفتہ رفتہ مدعے کی

جانب بڑھ رہی تھی۔اور فُرات کو اس کی بات کا مفہوم مکمل سمجھ آ رہا تھا۔''سو اب مزید یہاں رک کر آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہیں گے۔ہم اجازت چاہتے ہیں۔''

اٹل اور مستحکم لہجے میں تمام بات ان کے گوش گزار کی اور فُرات کے لب اس کی پوری بات کے درمیان موجود ایک ''خاص'' جملے پر بے ساختہ منفرد سی مسکان میں ڈھلے۔

''آپ کو لگتا ہے کہ جس نے یہ مقابلہ منعقد کیا ہے اسے نہیں معلوم ہو گا کہ آشائن آپ کا انتخاب نہیں کرے گا؟''

ان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔اور لینہ کو اپنے اطراف خطرے کی گھنٹی سی بجتی محسوس ہوئی تھی۔

''کیا۔۔۔مطلب؟''

''میری بچی۔۔۔''انہوں نے نہایت شفقت سے اسے محظوظ ہو کر مخاطب کیا تھا۔اور ان کی اس پکار نے لینہ کو پل بھر کے لیے تھما دیا تھا۔پر وہ مزید کچھ کہہ رہے تھے۔''شہنشاہ کی جانب سے کل صبح ایک دعوت نامہ موصول ہوا تھا۔جسے اصولاً میں ایک حکم نامہ کہوں گا۔''ان کی

محظوظ مسکراہٹ میں اضافہ ہوا۔ ”اور جانتی ہو اس میں کیا لکھا تھا؟“

استفہامیہ ابرو اچکائے۔ البتہ مسکراہٹ چہرے سے جدا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

جبکہ مقابل کھڑی لینہ کی گردن میکانکی انداز میں نفی میں ہلی تھی۔ جبکہ آنکھیں تحیر سے مکمل کھل چکی تھیں۔

”اُس میں لکھا تھا کہ۔۔۔“

انہوں نے کہا، لینہ نے سنا۔ اور اس کی گردن میں بے ساختہ گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

اس نے کیسے سوچ لیا تھا کہ لییتح عوف کے پاس اسے محل بلانے کا کوئی دوسرا منصوبہ نہیں ہوگا؟

اور لوگو! کیا تمہیں نہیں یاد کہ لییتح عوف نے ضیغم سے کہا تھا کہ: تمہاری شہزادی اس مقابلے میں لازمی شرکت کرے گی؟

خیر،

Clubb of Quality Content!

اس پل، جہاں اس وادی کے مکین اور اس کی شاگردہ کے درمیان ایک اہم گفتگو جاری تھی، وہیں اس مقام سے کافی میلوں کے فاصلے پر کسی جنگل کے درمیان سے گزرتے راستے میں واقع ندی کے کنارے ایک عورت بیٹھی اپنی پانی کی چھوٹی مشک کو بھر رہی تھی۔

جبکہ نزدیک کھڑے ایک درخت سے پشت ٹکائے بیٹھا مرد آنکھیں موندے اپنی تھکاوٹ مٹانے کی کوشش میں لگا تھا۔

پیشانی سلوٹ زدہ تھی اور چہرہ غبار آلود۔

”ولی عہد!“

اسی پل پانی کی مشک بھر چکی عورت اپنے کام سے فراغت کے بعد کھڑی ہوئی تھی۔ آہستہ سے اسے پکارا۔

عاز کی آنکھیں کسل مندی سے کھلی تھیں۔

البتہ پیشانی کی شکنیں ہنوز برقرار تھیں۔

”جمانہ خاتون کی نئی اطلاع کے مطابق اُس سیاہ طاقت۔۔۔“

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایلف قدم قدم اس کی جانب بڑھتی کہہ رہی تھی، جب یک دم ہی کسی غیر متوقع صورتِ حال نے اس کے الفاظ لبوں پر ہی قید کر لیے۔اور اسے خاموش ہوتا دیکھ، عاز بھی اپنی تھکن بھلائے سیدھا ہوا تھا۔

اور اب کے اس کی نظریں ایلِف پر تھیں، جو اپنی سمت آئے ایک کبوتر کے پیر میں لپٹا رقعہ کھول رہی تھی۔اور اسی باعث خاموش ہو گئی تھی۔

”کیا پیغام ہے ایلِف خاتون؟“

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا اس کے نزدیک آیا۔اور ایلِف نے کبوتر کو دوبارہ آزاد کر کے رقعے پر نظر ڈالی۔

Clubb of Quality Content!

پھر کچھ دیر بعد دوبارہ نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

”میرے استادِ محترم کا پیغام ہے۔“ان الفاظ کو ادا کرتے سمے اس کے لہجے میں حیرت سی سمٹ آئی تھی۔”وہ چاہتے ہیں کہ زِیارا (آشائن کے چار بڑے شہروں میں سے ایک) کی طرف سے آلتھس کے مقابلے میں، میں ان کے بجائے شرکت کروں۔“

رقعہ واپس لپیٹتی وہ ہنوز حیرت کے زیرِ اثر تھی۔

اور اس کے انداز کو سمجھتے ہوئے عازنے اپنے لب کھولے تھے۔

”آپ ان کے شاگردوں کی صف میں پہلے نمبر پر ہیں، یہ فیصلہ معیوب نہیں۔“

اس کی ہمت بندھائی۔اور ایلِف مدھم سا مسکرا دی۔

(اس پل یوں ہی اسے وہ دور یاد آیا تھا، جب وہ باپ کے قاتل کی تلاش میں اپنے گاؤں سے نکلنے کے بعد لینہ یارا کے توسط سے شہر زیارا کی سب سے معروف جادوئی درس گاہ میں داخلہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔اس نے گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ بے ساختہ سر جھٹکا۔)

پر ابھی عاز کی بات کے جواب میں کچھ کہنے کا ارادہ باندھتی کہ اسے ایک بار پھر اپنے الفاظ لبوں پر ہی روکنے پڑے۔

وجہ؟

وجہ، ایک اور پیغام رساں کبوتر کا ان کی سمت آنا تھا۔

ایلف نے ایک طویل سانس اندر سے باہر کو نکالی۔ کیوں کہ، اب کی بار پیغام عاز سنلان کو موصول ہوا تھا۔

اور اس پیغام کے ساتھ ہی حیران ہونے کی باری بھی اب عاز سنلان کی تھی۔

"کیا ہوا ہے ولی عہد؟"

اس کی آنکھوں میں کسی ناقابلِ فہم تاثر کی رمق دیکھ تشویش سے پوچھا۔ جواباً عاز نے رقعے پر گڑی نظریں اٹھا کر ایلِف پر ڈالی تھیں۔

"سلطان نے دارالخلافہ سے اس مقابلے میں شرکت کے لیے میرا نام تجویز کیا ہے۔"

عاز کا جواب خود کلامی کے انداز میں آیا۔ اور ایلِف کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

"سلطان کی طرف سے طویل مدت کے بعد کوئی بہتر فیصلہ سنائی میں آیا ہے۔"

اس نے تلخی سے سر جھٹکا تھا۔ عاز نے ایک خاموش نگاہ اُس پر ڈالی، مگر کہا کچھ نہیں۔

ہاں، مگر اس فیصلے نے اسے اندر ہی اندر "کچھ" اطمینان مہیا کیا تھا۔ کیوں کہ اس فیصلے کے ساتھ ہی وہ غداری کے جرم سے آزاد ہو جانے والا تھا۔

مگر مکمل اطمینان تب ہی میسر آسکتا تھا، جب لینہ یارا ابھی اس ناکردہ جرم سے رہائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی۔

☆☆☆☆☆☆☆

سزا:

اعمال کے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔

اچھائی کی جزا،

اور برائی کی سزا۔

ایسے ہی ایک لمحے کو اس سمے جی رہا تھا وہ شخص جو آلتھس کے شاہی دربار کے وسط میں کھڑا تھا۔

ہاتھوں میں ڈلی جادوئی بیڑیاں اور نخوت زدہ چہرہ لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دائیں اور بائیں فاصلے فاصلے سے لگی قندیلوں کی بکھری روشنی اس کے بے رونق چہرے پر پڑتی لیتیح کی نظروں میں اس کے بیزار تاثرات واضح کر رہی تھی۔

اس لیتیح کی نظروں میں، جو اپنے اونچے تخت پر ٹھاٹ سے بیٹھا سرد نگاہوں کو اس پر گاڑے ہوئے تھا۔

مگر اس کی ان نظروں کا اثر مقابل پر بہت زیادہ دکھائی نہ دیتا تھا۔

اور اس کے انگ انگ سے پھوٹتا یہ باغی جذبہ لیتیح کے طیش کو پل پل بڑھا رہا تھا۔

"کیا تمہیں زکی ثالث اپنے ان قبیح افعال پر معمولی سا بھی پچھتاوا ہے؟"

لہجہ سہل تھا، مگر آنکھوں سے چھلکتی آگ نظرانداز کرنے لائق نہ تھی۔

نیچے چبوترے پر کھڑے ضیغم نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اسے دیکھا، پھر درمیانی روش پر کھڑے زَکی کو۔

"پچھتاوا۔۔۔؟" اسی پل بلآخر ہاتھوں میں ڈلی سیاہ دھواں نکالتی بیڑیوں کو جھٹکا سا دے کر اُس نے اپنے لب کھولے تھے۔ "میں نے جو لکھا ہے وہ غلط ہرگز نہیں۔ زندگی کی حقیقت یہی ہے۔ ایسا کوئی غیر اخلاقی کام تو نہیں کیا میں نے۔"

وہ بے باک تھا۔اور اپنی برائی سے نالاں بھی۔

لیتھ کی پیشانی کی رگ پھڑ پھڑا اٹھی۔

اس کا یہ نڈر پن معمولی نہ تھا۔

یوں لگتا تھا جیسے کسی کی پشت پناہی نے اسے یہ اکڑ دے رکھی تھی۔

لیتھ کے ذہن میں بے اختیار اس کا یہ رویہ چبھ کر اس کے لیے سوچ کے نئے دَر کھول گیا۔

اور اسی سوچ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اس نے اپنے لب دوبارہ کھولے۔

''میں آخری بار پوچھ رہا ہوں زَکی، کیا تمہیں اپنے اس ''گناہ'' پر پچھتاوا ہے؟ کیا تمہیں ذرا برابر بھی اپنی لکھی گئی غلاظت پر شرمندگی ہے؟''

سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کی پوروں کو آپس میں مسلتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔عین اسی پل زکی ثالث نے دیکھا تھا کہ اس کی انگلیوں کی پوروں سے سیاہ دھواں سا نکلنے لگا ہے۔

اس کی گردن میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی، البتہ اس کا ڈھیٹ پن برقرار رہا تھا۔

''میں نے کچھ غلط نہیں لکھا۔انسانی فطرت کو حقیقت میں بیان کیا ہے بس۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کن انکھیوں سے اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے بظاہر ڈھٹائی سے کہا۔ مگر حلق ضرور خشک ہوا تھا۔

اور اس کے ان الفاظ نے طیش اب کی بار ضیغم کو بھی دلا یا تھا۔ وہ چاہ کر بھی اپنی زبان بند نہ رکھ پایا۔

"تمہیں ذرّا برابر بھی احساس ہے زکی کہ قلم سے یہ خیانت تمہارے لیے کیسا وبال جنم دے گی؟ تمہیں شرم نہیں آتی خدا کی دی گئی صلاحیت کو اس کے احکامات کے خلاف استعمال کرتے ہوئے۔"

ضیغم سیخ پا ہوا۔

ہاں مگر زکی ثالث نے جیسے اس کی بات پر کان ہی نہ دھرے تھے۔

"کیسی خیانت؟ میں کوئی غلط کام نہیں کر رہا۔"

اس کی آنکھوں نے کھنکیوں سے لیتھ کے سرخ چہرے کو دیکھا جبکہ زبان نے ایک بار پھر اپنے جاہلانہ فعل کی حمایت کی۔

Clubb of Quality Content!

اور بس۔۔۔

لییتح عوف کے لیے اس کا یہ جملہ حد تھی۔

اس نے جھٹکے سے ہاتھ کو مٹھی صورت بند کر کے کافی دیر سے انگلیوں کی پوروں سے نکلتے دھویں کو قید کیا۔ پھر بائیں ہاتھ کی دو انگلیوں کو جوڑ کر تخت کے ساتھ ایستادہ اپنی تلوار کی سمت بلند کیا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی شمشیرِ طوفانی نیام سے نکلتی ہوئی ہوا کے دوش پر اڑ کر زکی ثالث کی جانب لپکی۔

لمحوں کا کھیل شروع ہوا۔

جلتی قندیلوں کی آگ پھڑ پھڑائی۔

وقت نے ٹھہر کر لییتح کے اقدام کا خیر مقدم کرنا چاہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور آنے والے اگلے لمحے میں دربار کے وسط میں کھڑے شخص کے بازوؤں کے جوڑ سے خون کا فوارہ سا پھوٹا۔ جبکہ دونوں ہاتھ پچھلے لمحے ہی میں کٹ کر فرش پر دور جا گرے تھے۔ یہاں تک کہ لیتیح کی تلوار کام مکمل ہونے پر دوبارہ میان میں آ ٹھہری تھی۔

"آآآآہ!"

دوسری جانب،

زکی ثالث کی تیز چیخ سے پورا دربار دہل اٹھا تھا۔

گھٹنوں کے بل زمین سے آن لگا وہ اپنے بھل بھل بہتے خون کو ہراساں نظروں سے تکتا درد کی شدت سے نڈھال ہو رہا تھا۔

"کاش، کہ تمہیں اپنی حرکات پر پچھتاوا ہوتا۔"

اس سب کے دوران لیتیح نے ایک تلخ نگاہ اس پر ڈال کر گردن پھیرتے ہوئے ضیغم کو دیکھا، پھر دربار میں گونجتی اس کی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی چیخوں کو نظر انداز کر کے دوبارہ بات کا آغاز کیا۔

Clubb of Quality Content

"اس کو ابتدائی طبّی امداد دو، پھر اس کے چہرے پر سیاہی مل کر اسے آلتھس کی سڑکوں پر گھسیٹو، اس کے قارئین اور اس سے متاثر ہوئے افراد کو سبق ملنا چاہیئے۔"

تنفر سے کہتا وہ اُس شخص پر کسی قسم کا رحم کھانے کا روادار نہ تھا۔

کیوں کہ بات اس کی رعایا اور آلتھس کے مستقبل کی تھی۔ اور اس معاملے میں لیتھ عوف کو بے حسی دکھانے کے لیے کم از کم سحرِ آتشین کی ضرورت نہ تھی۔ وہ اپنے دشمنوں کے سیاہ عزائم خاک میں ملانے کے لیے سحرِ آتشین کے بنا بھی سفاک اور جابر تھا۔

اور اس کے اسی حکم کے ساتھ دربار کے دو پہرے دار آگے بڑھ کر زکی ثالث کو اٹھاتے ہوئے وہاں سے لے جانے لگے تھے۔ جو ہنوز شور و غل مچاتا اپنے بازوؤں سے اٹھتی آگ کی لپٹوں پر روتا لیتھ کو یک گونہ سکون مہیا کر رہا تھا۔

"جو حکم شہنشاہ!"

ضیغم نے سرِ تسلیم خم کیا۔ مگر لیتھ کو مزید کچھ کہنے کے لیے تیار دیکھ واپسی کا ارادہ باندھے بنا اس کی جانب ہی متوجہ رہا۔

"اس کام کے بعد اس کا سر قلم کر کے آشائن کے دربار میں بہ طورِ تحفہ بھیج دینا۔"

اب کے وہ کہتے ساتھ ایک ادا سے تخت کے ہتھے پر بازو پھیلا کر پیچھے ہوئے تھا۔ جبکہ ضیغم کی آنکھیں اچھنبے سے مکمل پھیلی تھیں۔

"آشائن کے دربار میں۔۔۔ مگر کیوں شہنشاہ؟"

سوال برجستہ تھا۔ جیسے جاننا چاہتا ہو کہ: اس کا آشائن سے کیا تعلق؟

اور لییتح نے اس سوال پر نظریں بے اختیار پھیر کر دور خلا میں کسی مرئی نقطے کو کھوجتے ہوئے زبان کو حرکت دی تھی۔

"اس کی بے خوفی ملاحظہ کی تھی ضیغم؟" یہ سوال تھا پر یہ سوال نہ تھا۔ ضیغم بنا کچھ کہے خاموش رہا۔ "یہ جرأت یقیناً اسے کسی خاص طاقت کی پشت پناہی کے باعث مل رہی تھی۔ اور وہ خاص طاقت آشائن کے سِوا اور کون ہے؟" اس کی آنکھوں سے لہو چھلکنے لگا۔ "اسے آشائن نے آلتھس کے نوجوانوں کو گمراہ کرنے بھیجا تھا۔ تاکہ آلتھس کی نئی نسل کو بے کار کر کے آلتھس کی کمر توڑی جاسکے۔ یہ دشمنوں کے حربوں میں سے ہمیشہ ہی ایک اہم حربہ رہا ہے۔"

آخر تک جاکر اس کی آواز میں غیر معمولی پن دَر آیا تھا۔اور ضیغم کا ذہن پوری طرح سُن ہو چکا تھا۔

(اگر جو اس کی بھول پکڑ میں نہ آتی تو آنے والے وقت میں آلتھس پر تباہی کا کیسا دَر کھلتا؟)

یہ سوچ ہی اسے دہلانے کے لیے کافی تھی۔

"شہنشاہ اب۔۔۔اب بھی کیا ہم اس مقابلے کو جاری رکھیں گے؟"

اس جان لیوا خیال سے نکل کر اس کے ذہن میں پہلا سوال یہی آیا تھا۔

اور اس سوال پر لیتیح کے لبوں کی تراش میں اس کی ازلی شاطرانہ مسکراہٹ گھلی تھی۔

"اب تو اس مقابلے کو جاری رکھنا اور ضروری ہو گیا ہے ضیغم۔"

کہتے ساتھ اس نے دونوں ابرو اکٹھا کیے ضیغم کو دیکھا۔اور ضیغم، لیتیح کی سوچ کے اس نئے پہلو کو مکمل طور پر سمجھتا مدھم، بے حد مدھم سا ہنس پڑا۔

(شطرنج میں لیتیح سے بہتر اور کون ہو سکتا تھا؟)

اس کے دل کو بلآخر اطمینان میسر آیا تھا۔

”خیر۔۔۔“

لییتح کی بات اب بھی جاری تھی۔

”دارالخلافہ کے قاضی کا فرزند نفسیاتی اور دینی علوم میں مہارت رکھتا ہے۔اس تک پیغام منتقل کرو کہ آج سے اسے اُن تینوں قیدی لڑکوں کی شخصیت اور کردار سازی کے لیے معمور کیا جاتا ہے۔“

فرمان جاری کرتا وہ ہاتھ اٹھا کر ضیغم کو تخلیہ کا عندیہ دے رہا تھا۔مگر ضیغم کسی خیال کے تحت اسے یوں ہی دیکھتا رہا تھا۔

بنا نظریں جھکائے،بنا کچھ کہے،وہ خاموش مگر عقیدت مندانہ نظروں سے لییتح عوف کو دیکھتا پیچھے ہٹتا رہا۔اور لییتح اس کی اس کیفیت کو سمجھ کر بھی بنا کوئی ردِ عمل دیے یوں ہی بیٹھا رہا۔

”آپ حقیقتاً التھس کے شہنشاہ کہلانے کے قابل ہیں۔“

دوسری جانب،یہ آخری بات تھی جو اس نے دربار سے غائب ہوتے سمے اپنے لبوں سے ادا کی تھی۔

اور پیچھے لیتھ عوف نجانے کتنی دیر تک اس جملے کی باز گشت میں گھرا اپنی جگہ جما رہا تھا۔

(کیا وہ واقعی اس منصب اور اس عقیدت مندی کا اہل تھا؟)

یہ واحد سوال تھا، جو اس کے ذہن کے بند دریچوں سے ٹکرا ٹکرا کر پلٹ رہا تھا۔

مگر اس سوال کو جواب فی الحال اس کے پاس نہ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ دن:

سلطنتِ آلتھس کے نیلے آسمان پر جگمگاتا نئے دن کا سورج اُس منظر کا شاہد بننے والا تھا جو آج شاہی محل کے ساتھ ملحقہ میدان میں پیش آنے والا تھا۔

میدان،

ایک گول میدان۔

جس کے چاروں اطراف ایستادہ درخت گلابی پھولوں سے لدے ہوئے تھے۔

اور جس کے مشرقی کنارے پر ایک مخروطی چھت والی دو منزلہ عمارت پورے قد کے ساتھ کھڑی تھی۔

اسی عمارت کی بالائی منزل پر بنے ایک کمرے کی میدان میں کھلنے والی کھڑکی کے پردے گرے ہوئے تھے۔ہاں، مگر اس کھڑکی کے ساتھ لگی کرسی پر بیٹھا، درمیانی میز پر پڑی چائے کی پیالی کو وقفے وقفے سے اٹھا کر لبوں تک لے کر جاتا شخص جالی دار پردوں سے دکھائی دیتے میدان کو باآسانی دیکھ پا رہا تھا۔

اس چھوٹے گول میدان کو، جس کے وسط میں، مگر عمارت سے نزدیک ہی بنے چبوترے پر دائیں اور بائیں آلتھس اور آشائن کے چند خاص حکومتی اراکین اونچی پشت والی نشستوں پر قطار در قطار براجمان تھے۔

جبکہ ان سے ذرا فاصلے پر مقابلے کے آٹھ شرکاء ایک دوسرے کے عین مقابل کھڑے تھے۔

چار افراد آشائن کے اور چار آلتھس کے۔

فضاؤں میں ان دو دشمن ریاستوں کے ایک مقام پر جمع ہونے سے پیدا ہونے والا انتشار گھُل کر کشیدگی کی کیفیت پیدا کرتا اس میدان کے خاموش حسن پر غلبہ پا رہا تھا۔

جبکہ اپنی آمد کے بعد بھی مقابلے کے منتظم اور منصفین کی غیر موجودگی پر آشائن کے حکومتی اراکین اور شرکاءبدظن دکھائی دیتے تھے۔اوران کی طنزیہ اوراونچی سرگوشیاں اس چبوترے پر بھنبھناہٹ سی پیدا کررہی تھیں۔

اس سب کے دوران،اس پوری صورتِ حال سے بے نیاز،اس مقابلے کا منتظم میدان میں واقع عمارت کے ایک کمرے میں شاہانہ انداز میں بیٹھا،چائے سے لطف اندوز ہوتا پردے کے پار دکھائی دیتا کھلبلی کا ماحول ملاحظہ کررہا تھا۔البتہ آشائن کے افراد کی پیشانیوں پر پڑی شکنیں اسے سُرور مہیا کرنے کے لیے کافی تھیں۔

''وہ تمام آپ کے منتظر ہیں شہنشاہ۔''

جملہ ضیغم کا تھا،جو اس کی میز کے نزدیک ہی ہاتھ باندھے کھڑا اس کی آنکھوں کے محظوظ تاثرات محسوس کرتا بلاآخر اسے مخاطب کر بیٹھا تھا۔

لیتیح نے اس جملے کو سنا،پھر آہستہ سے گردن پھیر کر اسے دیکھا۔

''وہ تمام میری فوری توجہ کے قابل نہیں۔''

سپاٹ سے انداز میں کہتا وہ چائے کی خالی پیالی درمیانی میز پر رکھ کر کرسی پر پیچھے کو ہو بیٹھا تھا۔

اور اب کے اس کی نگاہیں، آشائن کے افراد کے درمیان موجود عاز سنان کے سرخ پڑتے چہرے کو بغور تک رہی تھیں۔

جبکہ اس کے جواب پر ضیغم کے لبوں کی تراش میں ایک دلچسپ مسکان ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

یہ تو طے تھا کہ اس کا شہنشاہ آشائن کے معاملے میں جنگ کا محاذ اتنی آسانی سے چھوڑ نہیں سکتا تھا۔

پھر۔۔۔

بہت دیر یوں ہی بیتی۔

میدان میں کھڑے درختوں کے پھول ہوا کے جھونکوں پر لہراتے ہوئے زمین بوس ہوئے۔

آشائن کے افراد کی پیشانی کی شکنوں میں اضافہ ہوا۔

لیتح عوف یوں ہی لاپرواہ بنا اپنے رقیب اور اس کی سلطنت کے بقیہ افراد کو دیکھتا رہا۔

یہاں تک کہ،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یک دم ہی معتدل چلتی ہواؤں میں کچھ تبدیلی واقع آئی۔

نرم سی تبدیلی، جیسے فضاؤں میں کسی ساز نے مدھر سی دھن بکھیر دی ہو۔

اسی دھن کی لے پر درختوں کے زمین بوس گلابی پھول صف باندھے ہواؤں میں گردش کرنے لگے۔

اور تھوڑی ہی دیر میں جیسے سارا ماحول گلابی رنگت میں ڈھلتا چلا گیا۔

چبوترے پر بیٹھے افراد ذرا ٹھٹھکے۔اور متحرک تو کب سے خود کو بے نیاز ظاہر کرتا شخص بھی ہوا تھا۔

ماحول پر چھایا تناؤ کا احساس ایک محسوس کن خوشبو کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔

اور اسی مہک کی گرفت میں خود کو قید پا کر لیتھ عوف نے میدان کی داخلی راہ پر اپنی نگاہیں گاڑ دی تھیں۔ جہاں سے ایک معمر شخص کے ہمراہ وہ چلتی ہوئی آ رہی تھی۔

لیتھ کے قلب میں خوش کن احساس نے جنم لیا۔

بلآخر ایک ماہ اور تین روز کے بعد اس کی آنکھیں اپنا پسندیدہ نظارہ ملاحظہ کر رہی تھیں۔

میدان میں چاروں اطراف گلابی پھولوں کی ہوتی بارش کے درمیان اس نے محویت سے مکمل سفید لباس میں ملبوس اس عورت کو دیکھا، جس کے چہرے پر سفید ہی جالی دار نقاب لگا تھا۔

سہج سہج کر، نزاکت کے ساتھ پُراعتماد اور متوازن چال چلتی وہ اپنے استادِ محترم کے پیچھے قدم اٹھاتی، آگے بڑھ رہی تھی۔

اور لیتیح عوف کے لیے باقی تمام افراد جیسے منظر سے غائب ہو گئے تھے۔

بس وہ تھی،

اور سرسراتی ہواؤں کے ساتھ جھومتے گلابی پھولوں کے پار اسے تکتا وہ خود۔

اب اگر اسی لمحے وقت کو پہیے کو الٹا گھما کر لینہ کے چلتے قدموں کو مخالف سمت پھیریں تو ہم اُس دن میں واپس لوٹ آئیں گے، جس دن فُرات زمان نے لینہ کو لیتیح کے فرمان سے آگاہی دی تھی۔

Clubb of Quality Content

”جانتی ہیں اُس حکم نامے میں کیا لکھا تھا؟“

انہوں نے استفہامیہ ابرو اچکائے تھے اور لینہ کی گردن میکانکی انداز میں نفی میں ہلی تھی۔ مقابل کھڑے فُرات کی محظوظ مسکراہٹ گہری ہوئی۔ پھر انہوں نے اسی دلچسپی کی کیفیت میں دوبارہ لب کھولے۔

”اُس حکم نامے کے مطابق شہنشاہ نے اس مقابلے کی منصفی (مقابلے کا فیصلہ کرنا) کے لیے مجھے مع اپنی شاگردہ محل طلب کیا ہے۔“

انہوں نے کہا، لینہ نے سنا اور اس کی آنکھیں تحیر کے عالم میں پوری کھل گئیں۔

”پر ہم۔۔۔ ہمارا تعلق تو آشائن سے ہے۔“

بے ربط جملہ اس کی زبان سے آزاد ہوا۔ کیوں کہ اس پل وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی کہ اس خبر پر اسے کس قسم کا ردِ عمل دینا چاہیئے۔

”بجا فرمایا شہزادی، اور یہی وہ وجہ ہے جس کے باعث آپ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ تاکہ آشائن کی جانب سے منصفی کو لے کر کوئی اعتراض نہ اٹھایا جائے۔“

وہ ہنوز مطمئن تھے۔ بے تحاشا مطمئن۔

"پر استادِ محترم، آشائن کے لیے ہم غدار ہیں۔ وہ اس مقابلے کے لیے ہماری منصفی کیوں کر قبول کریں گے؟"

لینہ کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔ وہ لیتیح کے اس اقدام کو سمجھنے سے یکسر قاصر تھی۔

"آپ غدار مشہور ہیں۔ مگر میں؟ میں تو نہیں ہوں۔"

انہوں نے مدھم سی مسکان کے ساتھ شانے اچکائے۔ اور مقابل کھڑی لینہ ناسمجھی بھری الجھن سے انہیں دیکھتی رہی۔ پر ابھی ان کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔

"اگر آشائن آپ کی منصفی قبول کرنے سے انکار کرتا ہے تو شہنشاہ کے پاس یہ جواز بھی ہوگا کہ میرا، یعنی فُرات زمان کا تعلق بھی کہیں نہ کہیں آشائن ہی سے جڑا ہے۔" ان کی مسکان گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی۔ "شہنشاہ نے دور اندیشی کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ واقعی اپنے نام کے ایک ہی ہیں۔"

آخر تک جا کر وہ بے ساختہ ہنس پڑے تھے۔ اور بلآخر لینہ کو معاملے کے اصل کی سمجھ آئی تھی۔

یعنی یہ طے تھا کہ اسے اس مقابلے میں شرکت لازمی کرنی پڑے گی۔

وہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے، نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

اب۔۔۔

دوبارہ وقت کے پہیے کو سیدھے رخ پر پھیر دیں تو حالیہ منظر کو اپنا منتظر پائیں گے۔

منظر جہاں، چبوترے پر بیٹھے افراد کی سرگوشیوں میں تیزی آچکی تھی۔

"یہ آلتھس کے قدیم اور ماہر جادوگروں میں سے ایک ہے۔"

کوئی کہہ رہا تھا۔اور اس کی یہ آواز عمارت کی بالائی منزل پر واضح پہنچی تھی۔

"فرات زمان۔۔۔یہی نام ہے اس کا۔اس کا تعلق درحقیقت آشائن سے ہے۔"

ایک اور آواز ابھری۔

"یہ عورت،اس کے ساتھ موجود عورت۔۔۔آشائن کی غدار شہزادی ہے۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

سرگوشیاں مزید زور پکڑنے لگیں۔اور ہر جملے کو اپنی سماعت میں اتارتے لییتح کی آنکھوں میں چبھن سی ہونا شروع ہوئی۔اب کی بار عاز سنان اور ایلِف نے بھی سپاٹ نظروں سے اُن تمام کے چہرے دیکھے تھے۔

"وہی عورت، جس نے لییتح عوف کو پناہ دے کر آشائن اور ولی عہد عاز کی محبت سے رو گردانی کی تھی۔"

آشائن کے افراد اپنی حدود پار کرنے لگے تھے۔اور اس سب کے دوران عاز اور ایلِف خود کو بے بس محسوس کر رہے تھے۔جبکہ لییتح عوف کا چہرہ اور کان کی لوئیں سرخ ہوئی تھیں۔

"ہاں، مگر یہ چاندی کی شمشیر حاصل کر کے فُرات کی شاگردہ کے عہدے پر فائز ہو چکی ہے۔"

ہر کوئی اپنی برتری جتانے کی خاطر لوگوں تک ایک نئی خبر پہنچا رہا تھا۔

"سنے میں آیا ہے کہ آلتھس کا بے حِس اور خونخوار شہنشاہ اس پر فریفتہ ہو چکا ہے۔"

اس آواز میں طنز کا عنصر غالب تھا۔

اور پچھلی تمام باتوں کی طرح یہ جملہ بھی عمارت کی بالائی منزل تک صاف پہنچا تھا۔ لیتیح نے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ کر کھولیں۔

"اس کا حسن دیکھو، کوئی بھی دیوانہ ہو سکتا ہے۔"

پُرمزاح اور خبیثانہ انداز۔

اور یہ لیتیح عوف کے لیے حد تھی۔

جبڑے بھینچ کر اس نے میدان کی ترنم بکھیرتی ہواؤں اور ساز کی دھن پر رقص کرتے پھولوں کے درمیان گھری عورت کو دیکھا۔

جس پر پڑنے والی نگاہ میں از خود ہی یگانگت کا احساس اجاگر ہو گیا تھا۔

اور اسی احساس میں خود کو جکڑا پا کر اس نے اپنا ہاتھ آہستہ سے، بے حد آہستہ سے میدان کی سمت بلند کیا تھا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے، اس کے طوفانِ سیاہ نے اپنا معمولی سا کام دکھایا تھا۔

Clubb of Quality Content

اوراس معمولی کام کے اثرات کچھ یوں مرتب ہوئے کہ پل بھر کے لیے میدان میں موجود ہر شخص اپنی آنکھوں میں تیز ہوا کے باعث داخل ہوئے مٹی کے ذرات سے متاثر ہو تا دیکھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا۔

ہاں، مگر ان تمام کے درمیان موجود عازسنان نے غبار کی لہر خود کی طرف اٹھتی دیکھ اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔اوراس کے ہاتھ سے نکلی نیلی روشنی نے وہ لہراس کے نزدیک پہنچنے سے قبل ہی منتشر کردی تھی۔اوراس لہر کے بکھرتے ہی عازسنان اوراس کے ساتھ کھڑی ایلِف کی نظریں محفوظ رہی تھیں۔

دوسری جانب، بقیہ تمام افراد، اپنی آنکھیں مسلتے، تلملاہٹ کا شکار ہوئے تھے۔

جبکہ عازنے ایک درشت نگاہ اٹھاکر عمارت کی بالائی منزل پر دکھائی دیتی کھڑکی پر ڈالی تھی۔

اس کھڑکی پر، جس کے پار لیتیح عوف نے بس ابھی ہی ضیغم کی سمت ایک اشارہ کیا تھا۔اوراس اشارے کے جواب میں تیزی سے حرکت میں آیا ضیغم لمحے کے ہزارویں حصے میں سرخ دھویں کی مانند ہوامیں تحلیل ہوا تھا۔

اوراس کے اگلے ہی لمحے وہ جا پہنچا تھا میدان میں لینہ اور فُرات کے عین سامنے۔

''خوش آمدید، ہم آپ ہی کے منتظر تھے۔''

مؤدب انداز میں گردن جھکائے وہ اُن دونوں کا استقبال کر رہا تھا۔

جواباً اُن دونوں نے سر کے خم کے ساتھ اس تعظیم کو وصول کیا۔ پھر ضیغم ہی کی معیت میں چلتے چبوترے کی سمت بڑھے۔

چبوترے پر کھڑے ایلِف اور عاز نے لینہ کو نزدیک آتا دیکھ آنکھوں ہی آنکھوں میں سلام عرض کیا تھا۔ اور ان کے ساتھ سے گزرتی لینہ نے بھی اسی انداز میں انہیں جواب دیا تھا۔

پھر وہ تینوں چبوترے کے وسط میں جا کھڑے ہوئے۔ اور ضیغم نے لیتج کی ایما پر بقیہ تمام افراد کے انتظار کو بلآخر ختم کرتے ہوئے انہیں مخاطب کیا۔

اُن افراد کو، جو ہنوز آنکھیں مسلنے میں مصروف لینہ اور فُرات کو ڈھنگ سے دیکھنے کے قابل نہ رہے تھے۔

''اسلامُ علیکم! آلتھس کی سرزمین پر آپ سب کا استقبال کیا جاتا ہے۔''

دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر بلند آواز میں کہتا وہ مصنوعی خلوص ظاہر کر رہا تھا۔اور اس مصنوعی احترام پر آشائن کے افراد نخوت سے سر جھٹک کر رہ گئے تھے۔ جبکہ آلتھس کے افراد کی نظروں میں آشائن کے لوگوں کی اس درغت پر تمسخر اُمڈ آیا تھا۔

”شہنشاہ، کچھ اہم کاموں کی بنا پر یہاں تشریف نہیں لا سکے ہیں۔“ ضیغم کہہ رہا تھا اور اوپر بیٹھے لیتیح کے ابرو محظوظ انداز میں اکٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ عاز سنان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے عمارت کی بالائی منزل پر نظریں گاڑی تھیں۔”پر چوں کہ ہمارے منصفین۔۔۔“

اشارہ لینہ اور فُرات کی جانب تھا، اور اسی کے ساتھ تمام افراد چونک کر سیدھے ہوئے تھے۔ عاز اور ایلف نے بھی جھٹکے سے سیدھے ہو کر لینہ کو دیکھا تھا، جس نے ان کی آنکھوں میں سمائے تحیر کو محسوس کر کے گردن معمولی سی جھکا دی تھی۔

خیر، ضیغم کی بات ابھی جاری تھی۔

”ہمارے منصفین یہاں تشریف لا چکے ہیں۔ تو اب آپ تمام کو بھی مقابلے کے اصل سے آگاہ کر دینے کا وقت ہے۔“ وقفہ دیا، اور نظریں گھما کر ان تمام کے چہرے دیکھے۔ ”یہ مقابلہ دارالخلافہ کے مضاف میں واقع ایک نگری میں وقوع پذیر ہو گا۔“ وہ بلند آواز میں ان تمام

سے مخاطب تھا، اور اوپر عمارت کے کمرے میں بیٹھا لیتھ ایک بار پھر چینک کی مدد سے چائے کی پیالی بھر کر اپنے لبوں سے لگا چکا تھا۔ چہرے پر اطمینان رقم تھا۔ "اس نگری میں دونوں گروہوں کو (مراد آشائن اور آلتھس کا گروہ تھا) دو مسائل حل کرنے ہوں گے۔ ہر مسئلے کے حل پر آپ تمام کے پاس از خود ایک سفید پھول کی کلی آن پہنچے گی۔" اس جملے کے ساتھ ہی دونوں گروہوں نے تلخ نظروں کا تبادلہ کیا۔ "جس گروہ نے پہلے دونوں مسائل حل کر لیے وہ فاتح کہلائے گا۔" عاز کی نظریں نجانے کیوں مگر ایک بار پھر عمارت کی کھڑکی کی طرف اٹھی تھیں۔ اور کھڑکی کے پار بیٹھے شخص نے اس کی خود کی طرف اٹھی نظروں کا مفہوم سمجھ کر لطیف انداز میں سر جھٹکا تھا۔ "خیر۔۔۔ وہ چاروں مسائل کسی بھی نوعیت کے ہو سکتے ہیں۔ ہاں، مگر ان کا تعلق معاش اور معاشرت سے ہے۔"

پوری بات ان کے گوش گزار کر کے وہ خاموش ہوا۔ اور "معاش و معاشرت" پر تمام افراد اچھنبے کا شکار ہوئے۔ انہیں کچھ دیر قبل تک یہ مقابلہ جادوئی طاقتوں یا تلوار بازی ہی کا لگا تھا۔ دوسری جانب، انہیں تعجب کا شکار دیکھ ضیغم چند لمحات کے لیے ٹھہر ا رہا۔ پھر نئے سرے سے بولنا شروع ہوا۔

"آپ تمام کی رہائش کے لیے اُس نگری کے اندر ہی ایک سرائے کا انتخاب کیا گیا ہے۔"

ضیغم نے کہا، اور لفظ سرائے پر آشائن کے افراد کے چہروں کے زاویے بگڑے۔

"اپنے مہمانوں کو آپ سرائے میں ٹھہرانا چاہتے ہیں؟"

بہت دیر خاموش رہ کر اپنا ضبط آزماتے آشائن کے افراد میں سے ایک نے چوٹ کی تھی۔اور جہاں عازسنان نے گردن پھیر کر بات کا آغاز کرنے والے شخص کو دیکھا تھا۔وہیں خاموشی سے پردے کی آڑ میں بیٹھ کر تماشا دیکھتے لیتیج کی دلچسپی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

"وہ سرائے۔۔۔" ضیغم نے جواب دینے کی خاطر لب کھولے۔"وہ سرائے شہنشاہ لیتیج کی خاص شاہی سرائے ہے۔آلتھس کے شرکاء بھی وہیں قیام پذیر ہوں گے۔"

بظاہر تحمل کا مظاہرہ کیا۔البتہ آنکھوں کے تاثرات سرد سے تھے۔

عین اسی پل اُس شخص کو دوبارہ لب کھولتا دیکھ عاز نے ہاتھ کے اشارے سے رکنے کا عندیہ دیا تھا۔

وہ اس مقابلے میں حصہ ضرور لے رہا تھا۔ مگر وہاں موجود آشائن کے تمام افراد میں سب سے بلند منصب رکھتا تھا۔اور اس کے اس حکم پر وہ شخص منہ بسورتا خاموش ہو گیا تھا۔

ایک طرف کھڑی لینہ نے اس پوری صورتِ حال پر نفی میں سر ہلایا۔

جبکہ ضیغم گردن جھکا کر مسکرا دیا۔

اور آشائن کے ہر فرد نے اس خاموش تحقیر پر خون کے گھونٹ بھرے تھے۔

"جہاں تک بات ہمارے منصفین کی ہے۔" ضیغم اب ہر ایک کو نظر انداز کرتا آہستہ سے فرات اور لینہ کی جانب گھوما۔ "تو آپ دونوں کے لیے ایک خاص رہائش گاہ کا بندوبست کیا گیا ہے۔"

Clubb of Quality Content!

مخاطب وہ دونوں تھے، مگر دیکھا لینہ کی جانب گیا تھا۔اور ضیغم کے اس انداز کو سمجھتی لینہ نے طویل سانس کھینچی تھی۔

کچھ فاصلے پر کھڑے عاز اور ایلِف نے بے ساختہ خاموش نظروں کا تبادلہ کیا۔ کیوں کہ اب، کم از کم انہیں بہت اچھے سے لینہ کی یہاں موجودگی کا پسِ منظر سمجھ آ رہا تھا۔

اس سب سے آگے،

اوپر بیٹھے لیتھ کی حظ آلود مسکان بھی مزید گہری ہوئی تھی۔

کیوں کہ اس کا انتظار بلآخر اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو گیا تھا۔

خیر، اب دیکھنا یہ تھا کہ آلتھس اور آشائن کا یہ ملاپ کون سا رنگ اختیار کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

وصل:

آسمان کے سیاہ تھال کو رونق بخشتے مہتاب کا عکس اُس ساکن تالاب میں پڑ رہا تھا، جہاں دو ہنس اپنی گردنیں جوڑے پانی کی سطح پر موجود آرام میں مشغول تھے۔

اور وہیں کنارے پر سفید لباس میں ملبوس عورت کھڑی خالی دل کے ساتھ انہیں تک رہی تھی۔

عرصہ بیت گیا تھا ایسے کسی لمحے کو جیے۔

اس نے بے اختیار ایک سرد آہ بھری۔

فضائیں بھی اس کے مضمحل تاثرات دیکھ کر افسردہ ہو گئیں۔

نزدیکی درخت کا ایک پتہ لہراتا ہوا زمین بوس ہوا۔

پھر نزدیک تھا کہ وہ اپنا قیام یہاں ختم کر کے پلٹتی اور واپسی کی راہ لیتی کہ اچانک، بہت اچانک ایک تیز ہوا کا جھونکا سرسراتا ہوا اسے چھو کر نکلا اور کسی احساس کے تحت اس کے بدن کا رواں رواں جاگ اٹھا۔

چلنے کا ارادہ رکھتے قدم بھی زمین نے جکڑ لیے تھے۔

کچھ تھا اُس ہوا کے جھونکے میں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہک، کسی کی مخصوص خوش گوار مہک۔

لینہ کی سانسوں میں تغیر واقع ہوا۔

"اِس رہائش گاہ کو ایک بار پھر شرف بخشنے کے لیے شکریہ۔"

اور عین اسی پل عقب سے گردش کر کے آئی ایک دھیمی مگر پر اثر آواز نے بہت خاموشی سے اس کے جسم سے جان کھینچنے کی کوشش کی۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842